عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵

شمارہ ۲۰

بریڈ فورڈ کے مسلمانوں میں بیداری

قادیانی جلسہ ناکام بنا دیا گیا

وہ روتے دھوتے آنسو پونچھتے ہوئے ہال سے نکل گئے۔

عالمی مجلس خیرپور ٹامیوالی کے امیر

مولانا سید منظور الحسن شاہ ہمدانی

کی غنڈوں کے ہاتھوں شہادت

نائیجیریا میں ایک مدعی نبوت کے پیرو کاروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام

عظم قادیانی لندن بھاگ گیا۔ ختم نبوت کی خبر صحیح ثابت ہوئی۔

حکمرانو! ناموس رسالت کو اتنا تحفظ تو دو جتنا اپنی کرسی کو دیتے

ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

- مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔
- ہمیشہ حق بات کہو اگرچہ لوگوں کو تلخ معلوم ہو۔
- دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔
- جو اللہ کے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جاتے اللہ اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جائے گا۔
- ہر حالت میں بلا اور مصیبت پر صبر کرنا چاہیے۔

اشتہار از بندۂ خدا

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون: ۴۱۰۶۰۷

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۵ | ۱۹ تا ۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۲۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۲

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/ روپے — ششماہی ۵۵/ روپے
سہ ماہی ۳۰/ روپے — فی پرچہ ۲/ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۲۷۵ روپے
یورپ — ۲۷۵ روپے
وسطی ایشیا — ۲۷۵ روپے
جاپان ۔ ملائشیا — ۲۷۵ روپے
سنگاپور — ۲۷۵ روپے
جاپان — ۲۷۵ روپے
فی جی ۔ نیوزی لینڈ — ۲۷۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب سعودی عرب
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر، کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی — عبدالخالق علوی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد ۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد طفیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ —
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظبی — قاری وصیف الرحمٰن
الجیریا — ولایت اللہ
بارباڈس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد،
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال،
اسپین — واجد حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — غلام رسول
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سارہ سینٹر ایم اے جناح روڈ کراچی۔

شعائر اسلامی کی بیحرمتی پر قادیانی کو دو سال قید اور

جرمانے کی سزا۔ ملزم نے اعتراف جرم کر لیا تھا

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) عدالت نے شعائر اسلام کی بے حرمتی کرنے پر ایک قادیانی منور احمد کو دو سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ الاار کو اسسٹنٹ کمشنر نذیر احمد آفتاب کی عدالت میں قادیانی دکاندار منور احمد ولد عبدالسلام کے خلاف کلمہ طیبہ کی توہین اور شعائر اسلام کی توہین کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے ملزم منور احمد پر زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت فرد جرم عائد کی۔ ملزم منور احمد نے اقبال جرم کرتے ہوئے عدالت میں کہا کہ وہ قادیانی ہے اس نے اپنی دکان پر کلمہ طیبہ کی تختی لگائی تھی۔ جس پر عدالت نے ملزم منور احمد کو دو سال قید سخت ایک ہزار روپے جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ مزید تین ماہ قید سخت بھگتنی ہوگی۔ عدالت نے فیصلہ سنانے کے بعد ملزم کو جیل بھیج دیا۔ سرکار کی طرف سے مقدمہ کی پیروی پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر ملک غلام نبی نے کی۔ مقدمہ کے فیصلہ کے بعد احاطہ عدالت کے باہر مسلمانوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ جنہوں نے مسرت اور خوشی کا اظہار کیا اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حاجی سید شاہ محمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی دینی جماعت ہے جس کا مقصد تحفظ عقیدہ ختم نبوۃ اور تردید مرزائیت ہے انہوں نے کہا کہ ہم اس چیز کے لیے دعا کرتے ہیں۔ کہ قادیانی مسلمان ہو کر شافع محشر کی شفاعت کے حقدار بنیں، ہمارا مقصد ان پر تشدد کرنا نہیں ہے اگر مجلس کی یہ پالیسی ہوتی تو ملک میں ایک بھی قادیانی نظر نہ آتا۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کو راہ راست پر لانے کے لیے تبلیغ کریں۔

●●●

ننکانہ کے مرزائی پرنسپل کی مدت ملازمت میں توسیع نہ کی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی نے وفاقی وزیر تعلیم، وزیراعظم پاکستان، صدر پاکستان، صوبائی وزیر تعلیم اور ڈائریکٹر تعلیمات کو ایک عرضداشت کے ذریعہ اپیل کی ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج ننکانہ صاحب کے قادیانی پرنسپل شاہد سلطان مرتد کی مدت ملازمت میں توسیع نہ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پرنسپل شاہد سلطان ایک کٹر اور متعصب قادیانی ہے۔ اور کالج میں مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس سے پیشتر اس پرنسپل نے کالج میں کئی دفعہ موسیقی کے پروگرام اور مخلوط پروگرام کرائے۔ پرنسپل کی بیوی گھر گھر جا کر کلمہ طیبہ کے بیج تقسیم کرتی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پرنسپل مذکور جلد ہی ریٹائر ہونے والا ہے۔ اس کی مدت ملازمت میں توسیع نہ کی جائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی علاوہ ازیں انجمن طلباء اسلام کے ناظم جناب سعید احمد زرگر نے اپنے ایک بیان میں حکومت سے اپیل کی ہے کہ پرنسپل کو مرزائیت کا پرچار کرنے پر فی الفور ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے دوسرے مرزائی لیکچرار کے ننکانہ کالج میں تبادلہ پر نہایت غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ ان تمام مرتدوں کو یہاں سے نکالا جائے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کے راہنماؤں کا دورہ

ختم نبوت یوتھ فورس کے قائم مقام مرکزی کنوینر صاحبزادہ سلمان منیر نے مولانا محمد اسلم قریشی کے صاحبزادے حبیب اسلم قریشی، قاری ایثار قاسمی اور غلام مرتضیٰ فاروقی کے ہمراہ پنجاب کے مختلف اضلاع کا دورہ کر کے کنوینر مقرر کیے ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ دسمبر تک انشاءاللہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ختم نبوۃ یوتھ فورس کے یونٹ قائم ہو جائیں گے۔

ضلع سنام گنج بنگلہ دیش عالمی مجلس کا قیام

سنام گنج بنگلہ دیش (نمائندہ ختم نبوت) ضلع سنام گنج بنگلہ دیش میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ جس کے صدر مولانا محمد اکبر علی اور مولانا عبدالکریم ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس علاقے میں عالمی مجلس نے زور و شور سے کام شروع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام اور ایم ایم احمد قادیانیت کے پرچارک ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس چوہدری عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ اشفاق احمد شیخ کی تلاوت قرآن کے بعد جناب محمد اکرم ناز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام اور ایم ایم احمد قادیانیت کے پرچارک ہیں۔ ان دونوں قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے اور پاکستان کی معیشت کو بدحال کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ شائع ہوگی تب قادیانیت کے چہرے سے نقاب اترے گا اور معلوم ہو جائے گا کہ سانحۂ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار صرف اور صرف قادیانی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ایم ایم احمد اور مرزا طاہر نے لندن میں مشترکہ پریس کانفرنس کی جس میں انہوں نے پاکستان اور اسلام کے خلاف کھل کر زہر اگلا ہے۔ مزید برآں ڈاکٹر سلام نے حال ہی میں راجیو گاندھی سے ملاقات کر کے ہر ممکن مدد کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر سلام کا داخلہ پاکستان میں ممنوع قرار دیا جائے۔ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور ڈاکٹر سلام کو اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کی چیئرمین شپ سے نکالا جائے

قاری سعید پر قادیانی کمانڈوز کے حملہ کے
بعد متحدہ ایکشن کمیٹی کا قیام!

خوشاب (نمائندہ ختم نبوت) خوشاب میں مولانا قاری سعید احمد سعید صاحب پر مرزائی کمانڈوز کے قاتلانہ حملہ اور مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں کے پیش نظر متحدہ ایکشن کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کے عہدیدار یہ ہیں۔ سرپرست مولانا بشیر احمد، صدر قاری زین الاسلام، نائب صدر قاری سعید احمد، نائب صدر حکیم حافظ محمد رمضان، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر محمد امین، ناظم نشر و اشاعت پروانہ ختم نبوت حافظ محمد رمضان اختر، خازن خواجہ محمد صدیق۔

یا محروزب خیال کریں۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنا فیصلہ سامنے رکھیں قادیانیوں کے سربراہ کا بیان پیش خدمت ہے جو بٹ صاحب کے اس بیان کی دھجیاں بکھیر دیتا ہے۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ لیجئے خلیفہ صاحب کا بیان پڑھیے " یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں (مرزا محمود، الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء) ... " جہاں تک میں نے ان پیشگوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو مسیح موعود سے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود کی بعثت سے وابستہ ہے غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہیے..... ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں" اس قسم کے دیگر حوالہ جات بھی موجود ہیں۔ کیا اسی کا نام پاکستان سے محبت ہے؟ کیا اسی کا نام پاکستان کو مضبوط ترین ملک دیکھنا ہے؟ اسی کا نام دعا، وسائل اور جان کا وقف کرنا ہے؟

قادیانیوں کا یہ پروپیگنڈہ قطعاً غلط ہے
کہ ان کے یہودیوں سے تعلقات نہیں، حافظ محمد اقبال رنگونی

اسلامک اکیڈمی کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اقبال نے کہا کہ روزنامہ جنگ کے ۱۰ ستمبر کی اشاعت میں محمد افضل بٹ کا مراسلہ پڑھ کر حیرانگی کی انتہا نہ رہی۔ موصوف اس بات سے انکاری ہیں کہ ان کے یہودیوں کے ساتھ کوئی تعلقات نہیں یہ الزام ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے قادیانیوں کے یہودی لابی کے ساتھ تعلقات اظہر من الشمس ہیں۔ ان کا مشن بھی اسرائیل میں موجود ہے۔ جہاں اور کسی کو اپنا مشن قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ حد تو یہ ہے قادیانی مبلغ جب اسرائیل جاتا ہے تو پہلے اسرائیل کے صدر سے ان کی ملاقات کرائی جاتی ہے۔ جس کے ثبوت کے لیے روزنامہ نوائے وقت ۱۹ جنوری ۱۹۸۶ء کی وہ تصویر ہے جس میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی نے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیلی صدر سے تعارف کرا رہے ہیں۔ کیا یہ حقائق اس بات کی نشاندہی نہیں کرتے کہ قادیانی گروہ کا اسرائیل سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ مسٹر عبدالقدیر خان نے جس طرف نشاندہی کی ہے وہ حقیقت ہے نہ کہ الزام۔ بٹ صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو پاکستان کو دنیا کا مضبوط ترین ملک بنانا چاہتی ہے۔ اور اس کے لیے جاری دعائیں، ہمارے وسائل، ہماری جانیں اس ارض مقدس کے لیے وقف ہیں۔ بٹ صاحب کے اس فرمان کو صداقت پر محمول کریں

اعظم قادیانی لندن بھاگ گیا
سینئر سول جج نے ضمانتیوں کو نوٹس جاری کر دیئے

سیالکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) ضلع سیالکوٹ کی قادیانی جماعت کے امیر اور سابق ایم پی اے اعظم قادیانی جس پر قادیانی آرڈیننس کی بار بار خلاف ورزی کرنے پر چار مقدمات تھانہ ڈسکہ میں درج تھے۔ کے چالان سینئر سول جج ڈسکہ اسد رضا کی عدالت میں پیش ہو چکے ہیں۔ فاضل جج نے تاریخ پیشی پر حاضر نہ ہونے پر اعظم قادیانی کی ضمانتیں منسوخ کر دیں۔ اعظم قادیانی نے لندن سے اپنا میڈیکل سرٹیفکیٹ بھیجا تھا۔ جسے فاضل جج نے نامنظور کر دیا کیونکہ اعظم قادیانی جس پر ت پ ۲۹۸ C، ۱۰۹، ۳۶ ایم دفعات کے تحت مقدمات درج تھے۔ بغیر اجازت لندن فرار ہو گیا تھا۔ یاد رہے کہ جس روز سے اعظم قادیانی کو قادیانی جماعت کے ضلع امیر ہونے کی حیثیت سے مولانا اسلم قریشی کیس میں شامل کیا گیا وہ بڑا بے چین تھا۔ جب ڈی ایس پی پسرور گل صاحب نے تھرڈ ڈگری آگرائس کو شامل تفتیش کیا وہ اپنی جائیداد کا مختار نامہ ایک شخص کے حوالے کر کے ربوہ بعد فیملی منتقل ہو گیا۔ جہاں سے اس کے لڑکے جرمنی چلے گئے اور وہ خود مرزا طاہر کی پیش بخشی پر لندن فرار ہو گیا۔ سینئر سول جج ڈسکہ نے اعظم قادیانی کے ضمانتیوں کو جنہوں نے لاہور ہائیکورٹ کے حکم پر پچیس پچیس ہزار روپے کے مچلکے جمع کرائے تھے۔ کو نوٹس جاری کر کے عدالت میں طلب کر لیا ہے۔

بھارت میں مسلمانوں پر ظلم و ستم پر
حافظ محمد اقبال رنگونی کا احتجاج

اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اقبال رنگونی نے ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام پر ہندوستانی حکومت سے سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اپنے قانون اور آئین کے لحاظ سے ایک سیکولر ملک ہے۔ یہاں پر کسی کو آزادی کا بھرپور حق ہے۔ اس لیے نسلی مذہبی اور لسانی بنیادوں پر ان میں تفریق کرنا اور ایک دوسرے کو ترجیح دینا آئینی جرم ہے۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں ان بلند بانگ دعووں اور دستور و آئین کے باوجود جو کچھ ہو رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ بابری مسجد کے افسوسناک حالات آپ کے سامنے ہیں، بارہ بنکی کے مسلمانوں کی خاک و خون میں تڑپتی لاشیں جمہوریت کا پول کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ احمد آباد کے مسلمانوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کی چیخ و پکار آئین و دستور کی نقاب کشائی کرنے کیلئے کافی ہے۔ راجیو گاندھی افریقہ کے کالوں سے نسلی امتیاز برتنے پر تو سخت احتجاج کرتے ہیں مگر اپنے ملک کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو دیکھ کر ان کی زبان کیوں گنگ ہو جاتی ہے؟ ہندوستانی حکومت اگر اپنے

دعویٰ جمہوریت کے دعوے میں اگر صادق ہے تو انہیں لازم ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام بند کرائے، ظالموں کا ہاتھ پکڑے اور ایسی عبرتناک سزا دے کہ آئندہ کسی کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے ورنہ ہم سمجھیں گے کہ ان قتل عام کے واقعات میں خود حکومت کا بھی دخل ہے اور وہ مسلمانوں کے خلاف ہر اٹھنے والی صدا کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

حافظ محمد ثاقب کو صدمہ

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مبلغ حافظ محمد ثاقب کا فرزند، صدیق اکبرؓ دارالمطالعہ کے صدر حافظ عزیز الرحمٰن کا بھانجا قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی مبلغ مولانا قاری اللہ یار خان، گوجرانوالہ کے ناظم دفتر سید احمد حسین زید نے حافظ محمد ثاقب اور حافظ محمد انور سے ان کے گھر جا کر تعزیت کی اور اس صدمہ پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد، نائب امیر حافظ عبدالماجد ایڈووکیٹ، ناظم اعلیٰ علامہ محمد یوسف عثمانی، ناظم مولانا قاری عبدالقدوس عابد، ناظم اطلاعات حافظ احسان الواحد اور خازن چودھری غلام نبی نے مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور دعائے مغفرت و صبر جمیل کی۔

عظمتِ صحابہ کانفرنس رحیم یار خاں میں اے سی صادق آباد

اور ایکسائز انسپکٹر کی برطرفی کا مطالبہ

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز جامعہ مدنیہ جامع مسجد فاروق اعظم رحیم یار خان میں دو روزہ عظمت صحابہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام ربانی نے کی دوسرے اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے راہنما حضرت مولانا قاری عطاء اللہ شفیق نے کی کانفرنس سے حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا عبدالغنی، علامہ رشید احمد تونسوی، مولانا محمد لقمان علی پوری، محسن رضا فاروقی و دیگر ممتاز علماء کرام نے خطاب کیا مقررین نے اپنے خطاب میں حکومت پر زور دیا کہ ملک میں ختم الانبیاء کے جاں نثاروں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرنے والے گروہ کو فوراً لگام دے۔ ابھی تک حکومت قادیانیت کے مسئلے سے پوری طرح نمٹ نہیں سکی اب یہ گروہ ملک میں نیا فتنہ پیدا کر رہا ہے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا احمد بخش شجاع آبادی نے چند قراردادیں پیش کیں جن کی عوام نے بھرپور تائید کی۔ پہلی قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ ماہ محرم الحرام کو ملک بھر میں جو فسادات ہوئے اور جس کے نتیجے میں کئی قیمتی جانیں تلف ہوئیں اس کی تحقیقات سپریم کورٹ کے کسی جج سے کرائی جائے اور ایسا انتظام کیا جائے کہ ہر حال فساد کی آگ بھڑک سکتی ہے اسے بند کیا جائے، دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ مسٹر بشیر الدین ایکسائز انسپکٹر رحیم یار خان قادیانی ہے اور کھلے عام مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو فوراً معطل کیا جائے تیسری قرارداد میں کہا کہ صادق آباد کے اسسٹنٹ کمشنر مسٹر ظفر عزیز چوہدری نے محمد اشرف ٹیچر الفیصل اکیڈمی صادق آباد جنہوں نے ایک قادیانی لڑکی کو مسلمان کر کے اس کے ساتھ نکاح کیا ہے۔ اور لڑکی کے والدین جو کہ پکے قادیانی ہیں کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رہائش رکھتے ہیں۔ پچھلے دنوں لڑکی کو اغواء کرنے کی نیت سے صادق آباد آئے تو مسٹر ظفر عزیز اے سی صادق آباد نے ان کی مکمل پشت پناہی کی، اس کے علاوہ کچھ اور مواقع پر مسٹر ظفر عزیز نے قادیانیوں کا ساتھ دیا۔ تحصیل علی پور جہاں سے ظفر عزیز تبدیل ہو کر آیا ہے۔ وہاں بھی اس کی شہرت اچھی نہیں ہے۔ ظفر عزیز اپنی پوزیشن واضح کرے۔ اگر وہ وضاحت نہیں کرتا تو اسے فوراً صادق آباد سے تبدیل کیا جائے۔

مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو سزا دی جائے

منظور الٰہی اعوان

سیالکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ملک منظور الٰہی اعوان نے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ ایسا انگریز کے غلامانہ دور میں بھی نہیں ہوا تھا جو پاکستان فورٹ آف دی اسلام کی جنرل ضیاء صاحب اور جونیجو صاحب کی موجودہ حکومت میں ہو رہا ہے۔ انگریزوں کی کافر حکومت میں کسی مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت کو قادیانی مرتد اغوا، قتل کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ جب کہ موجودہ حکومت جو اسلام کی ٹھیکیداری کا دعویٰ کرتی ہے اس کے دور میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو قادیانی غنڈوں نے مرزا طاہر کے حکم سے اغوا یا قتل کر دیا۔ جنرل ضیاء اور جونیجو صاحب کی حکومت نے

ختم نبوۃ کا وفد کینیڈا، ڈنمارک اور ناروے کا دورہ مکمل کر کے برطانیہ واپس آ گیا

ختم نبوت کا وفد کینیڈا، ڈنمارک اور ناروے کا دورہ مکمل کر کے برطانیہ واپس آگیا۔ وفد نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ الحمد للہ ہمارے دورے کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اور ڈنمارک، ناروے میں کانفرنس اور مختلف اجتماعات میں لوگوں نے جو شرکت کی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہاں کے مسلمان بیدار ہیں اور قادیانیوں کی ہر سازش کو سمجھنے اور ان کا پردہ چاک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وفد نے بتلایا کہ اس دورے سے ہمیں یہ محسوس ہوا کہ مرزا طاہر کا انگلستان میں رہنا مشکل سا ہو گیا۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ کینیڈا میں اپنا دفتر منتقل کرے تا کہ وہاں کے مسلمانوں کو ورغلایا جا سکے۔ لیکن مرزا طاہر کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جہاں بھی اسلام کے نام پر اپنے کاروبار کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کا تعاقب کرتی رہے گی۔ وفد کا استقبال حافظ محمد اقبال رنگونی نے کیا۔ اور اس وقت وفد اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر میں قیام پذیر ہے۔

مانٹے تین سال میں بھی قادیانی مرتد مجرموں کو پھانسی کی سزا نہیں دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس نے پاکستان کے اسلامی دشمن اور غدار قادیانی مرتد کمانڈر کو ایک مسلمان عالم اور مبلغ ختم نبوت پاکستان کو اغوا یا قتل کرنے کی خبر اور موقع فراہم کیا ہے اور بلکہ مولانا محمد اسلم قریشی کے مادر وخانہ بچوں اور اسلامیان پاکستان کی نسل اور انصاف سے کرنے کے لیے قادیانی مرتد قاتلوں کو ۳ سال میں بھی پھانسی نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ پھانسی کی سزا سے بچانا اور پاکستان کو اس کے اسلامی دشمن اور غدار قادیانیوں کے آنکھنڈ بھارتی عقیدہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو مولانا صاحب کے قادیانی مجرم مرتد قاتلوں کو میری تجویز پر عمل کر کے جلد از جلد پھانسی دی جائے۔

کلمہ طیبہ کی توہین پر سرگودھا میں متعدد قادیانی دھر لیے گئے

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں نے سرگودھا میں کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گھومنے پھرنے کی مہم چلا کر قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ مقامی انتظامیہ نے شبان ختم نبوت کے قانون ہے، ۴ مرزائی گرفتار کیے۔ تین وکیل قادیانی جوہر آباد کے جہانگیر جونیئر ایڈووکیٹ، طاہر محمود ایڈووکیٹ اور جاوید احمد راجپوت، یہ حضرات جوہر آباد سے سرگودھا آئے اور کلمہ طیبہ کی توہین برملا کرنے لگے۔ شبان ختم نبوت کے نوجوانوں نے انہیں دھر لیا، ہنگامہ کھڑا ہو گیا اور ان سے کلمہ کے بیج برآمد کیے۔ جنہیں فوری طور پر دو دو سال سزائے قید دی گئی بقایا مقدمات کی سماعت بھی تقریباً مکمل ہو گئی ہے۔ اب قادیانی غنڈے شہر کے امن کو تباہ کرنے کیلئے دکانوں پر کلمہ طیبہ کے سٹیکر لگا رہے ہیں۔ چنانچہ مقامی انتظامیہ نے ۲۷ نمبر کو تین قادیانی مزید گرفتار کر کے جیل بھجوا دیئے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ اس ملک میں اگر رہنا ہے تو اپنے آپ کو کافر، مرتد اور غیر مسلم تسلیم کر لو ورنہ ذلت اور رسوائی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔

صدیق آباد میں امیر مرکزیہ کی صدارت میں اہم اجلاس

صدیق آباد (ربوہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین اور مختلف علاقوں سے آئے ہوئے کارکنوں کا اجلاس حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی صدارت میں مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کانفرنس کے علاوہ اہم امور پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ عالمی مجلس کے مرکزی مبلغین سرگودھا، خوشاب، شیخوپورہ، قصور، لاہور، ساہیوال، اوکاڑہ، جھنگ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، وہاڑی، مانسہرہ، ہزارہ، بنوں، مردان اور میانوالی اضلاع کا دورہ کریں گے۔ نیز مختلف اضلاع میں اجتماعات اور پریس کانفرنسوں سے خطاب کریں گے۔

اجلاس میں حضرت الامیر دامت برکاتہم کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، صاحبزادہ طارق محمود، مولوی نذیر محمد، ڈاکٹر نصرت نواز، مولانا قاضی اللہ یار خان، خطیب ربوہ مولانا خدا بخش، مولانا نذیر احمد طوبچ، مولانا جمال اللہ الحسینی بہاولنگر، مولانا حفیظ الرحمٰن شفیق آدم، مولانا حافظ عبدالواحد حقانی، مولانا ریاض الحسن گنگوہی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاولپور، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، سرگودھا، صاحبزادہ محمد عابد خانیوال، مولانا صوفی اللہ وسایا، مولانا حکیم محمد اسماعیل ناظم، مولوی عبدالرحمٰن زیرہ غازیخان، قاری شبیر احمد عثمانی صدیق آباد (ربوہ)، قاری محمد اسحٰق (ربوہ)، ننکانہ سے جناب خالد سبحان، مولانا محمد طفیل ارشد بہاولنگر، مولانا حافظ احمد بخش رحیم یار خان، مولانا محمد حسین چنیوٹ، مولانا محمد یعقوب جھنگ، مولانا غلام حسین

باقی صفحہ ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیرپور ٹامیوالی

کے امیر مولانا سید منظور الحسن ہمدانی کی شہادت

خیرپور ٹامیوالی میں عاشورہ محرم کے دن جو خونیں ڈرامہ برپا کیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں چالیس افراد شدید زخمی ہو گئے اور خیرپور ٹامیوالی کے معروف عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منظور الحسن ہمدانی شہید کر دیئے گئے۔ یہ خونیں ڈرامہ اے سی، ایس پی حاصل پور، نائب تحصیلدار، انسپکٹر تھانہ خیرپور ٹامیوالی کی موجودگی میں رچایا گیا۔ پولیس نے مسلمانوں پر اشک آور گیس کے گولے پھینکے اور خوب لاٹھی چارج کیا۔ بلوائیوں اور غنڈوں نے بے گناہ مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر تلوار اور خنجروں، بسولوں اور چھریوں سے کئی ایک افراد کو گھائل کیا۔ شدید زخمیوں میں خیرپور ٹامیوالی کے معروف عالم دین، گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور ہمدانی خاندان کے چشم و چراغ مولانا سید منظور الحسن ہمدانی زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی شہادت کی خبر پورے بہاولپور ڈویژن کے شہروں میں جب پہنچی تو پورے ڈویژن میں رنج و غم اور غصے کی لہر دوڑ گئی۔ ہر مسلمان اس المناک اور وحشت ناک ڈرامہ پر غم و الم میں ڈوبا نظر آتا تھا۔ سید صاحب شہید کی نماز جنازہ دوسرے دن گیارہ بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اور اپنے محبوب راہنما کا آخری دیدار کیا۔ نماز جنازہ خیرپور ٹامیوالی کے ممتاز عالم دین مولانا مفتی غلام قادر صاحب نے پڑھائی۔ سید منظور الحسن ہمدانی کی دردناک شہادت پر ایک ہفتہ پورے خیرپور ٹامیوالی میں ہڑتال رہی۔ جبکہ بہاولپور، حاصل پور، چشتیاں، بہاولنگر، فورٹ عباس، فقیر والی، ہارون آباد، احمد پور شرقیہ اور دیگر کئی شہروں میں ہڑتالیں کی گئیں۔ زخمیوں میں خواجہ خدا بخش صاحب کے سجادہ نشین حضرت حافظ عبدالقدوس صاحب بھی شامل تھے۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد موصوف کو ان کے چچازاد بھائی پیرزادہ محمد افضل نظامی ایڈووکیٹ تھانہ میں لیکر گئے اور تھانہ میں موجود افسر مجاز سے ایف آئی آر درج کرنے کو کہا تو متعلقہ آدمی نے یہ کہہ کر ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا کہ ہمیں حکام بالا کا آرڈر ہے کہ ایف آئی آر درج نہ کی جائے۔

نائجیریا میں ایک مدعی نبوت کے پیروکاروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام

نائیجیریا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جہاں مرزا قادیانی کی طرح ایک شخص محمد و مروا نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جس طرح پہلے پہل مرزا قادیانی ایک مبلغ اسلام کے روپ میں آیا وہ بھی اسی طرح ایک معلم اور مبلغ کے روپ میں ظاہر ہوا۔ اور بالآخر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ـــــ جس طرح قادیانی قرآن کریم کی آیات مبارکہ کے معانی و مطالب کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے بھی قرآنی آیات کو غلط معنی پہنا کر نبوت کا ڈھونگ رچانا شروع کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ قرآن کی آیات مبارکہ اسمہ احمد اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق میں ہوں۔ اس نے بھی یہی کہا کہ میرا نام محمد ہے لہٰذا قرآن پاک میں جہاں جہاں یہ نام آیا ہے۔ اس سے مراد میں ہوں اور یہ سارا ڈھونگ اس بنیاد پر رچایا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں حدیث پاک میں آتا ہے کہ ان کا نام میرے نام پر محمد ہوگا۔ الغرض آج تک جتنے بھی مدعیان نبوت اٹھے ہیں ان میں اکثر و بیشتر کے نام احمد اور محمد تھے یا احمد و محمد ان کے نام کا جزو تھا ان میں سے چند کے نام اور دعوے یہ ہیں۔

(۱) محمد بن فضلاس کوفہ ۱۳۴ھ دعویٰ نبوت (۲) محمد بن علی شلمغانی ۳۰۰ھ مسیح موعود (۳) ابو محمد حامیم افریقہ ۳۱۳ھ مسیح موعود (۴) احمد بن کیال افغانستان ۳۱۶ھ مسیح موعود (۵) محمد بن عبداللہ عائشہ قاہرہ ۳۵۰ھ مہدی (۶) قطب الدین احمد افریقہ ۶۵۵ھ نبوت (۷) احمد بن ہلال دمشق ۸۰۰ھ نبوت (۸) سید محمد جونپوری بھارت ۹۰۰ھ مہدی موعود (۹) جان محمد فرہی سندھ ۸۸۷ھ مسیح موعود (۱۰) شیخ محمد فرہی سندھ ۸۹۵ھ مسیح موعود (۱۱) احمد بن عبداللہ مراکش ۹۷۰ھ مہدی موعود (۱۲) میر محمد نور بخش گجرات ۹۸۰ھ مہدی موعود (۱۳) احمد بن علی مجری یمن ۱۰۳۰ھ مہدی موعود (۱۴) محمد بن عاصم ازبک کردستان ۱۰۷۰ھ (۱۵) محمد بن عبداللہ ترکی ۱۰۷۵ھ مہدی موعود (۱۶) ملا محمد بارفروشی ایران ۱۲۶۲ھ مامور من اللہ (۱۷) محمد احمد سوڈانی ۱۸۸۰ء مہدی موعود (۱۸) مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب ۱۹۰۱ء مختلف دعاوی (۱۹) احمد سعید قادیانی سبٹریال ۱۹۷۷ء نبوت (۲۰) احمد نور سرحد فروش قادیان ۱۹۱۸ء نبوت (۲۱) محمد یحییٰ عین اللہ صوبہ بہار ۱۹۲۰ء نبوت (۲۲) خواجہ محمد اسماعیل لندن ۱۹۳۰ء نبوت (۲۳) فضل احمد راولپنڈی ۱۹۲۳ء مسیح موعود (۲۴) محمد صدیق دیندار حیدرآباد دکن ۱۹۱۰ء متعدد دعاوی (۲۵) عالی جاہ محمد امریکہ ۱۹۵۲ء مہدی موعود (۲۶) بشارت احمد لوکے سیالکوٹ ۱۹۷۷ء مہدی (۲۷) محمد و مروا نائجیریا ۱۹۸۱ء نبوت (۲۸) محمد علی شیخوپورہ ۱۹۸۳ء نبوت (۲۹) بشیر احمد خیرپور سندھ ۱۹۸۴ء مہدی۔

ان ناموں اور دعاوی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے محض اپنا نام محمد اور احمد ہونے یا محمد و احمد نام کا جزو ہونے کی وجہ سے نبی، مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور قادیانیوں کی طرح قرآن و حدیث سے بھی استنباط کیا۔ نائجیریا کا رہنے والا محمد و مروا بھی اسی طرح نبوت کا مدعی تھا۔

اس کے دعوائے نبوت سے نائجیریا کے مسلمانوں میں اضطراب کی شدید لہر اٹھ کھڑی ہوئی، علماء کرام نے اس پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگایا تاہم اس کے باوجود کچھ لوگ اس کے دعاوی اور شعبدہ بازیاں دیکھ کر مرتد ہو گئے۔ شدہ شدہ یہ تعداد ۲۵ ہزار تک پہنچ گئی۔ اس مدعی نبوت نے اپنے پیروکاروں کو مسلح کرنا شروع کیا اور بالآخر مسلمانوں کے قتل عام کا حکم جاری کر دیا حالانکہ مسلمان اکثریت میں ہیں لیکن اس کے باوجود ۱۵ ہزار مسلمان شہید ہوتے۔ آخر ایک معرکے میں وہ جہنم رسید ہو گیا۔ یہ قیامت وہاں کے مسلمانوں پر حکومت کی چشم پوشی اور عدم دلچسپی کے

باعث ٹوٹی ، اگر شروع میں کنٹرول کر لیا جاتا تو یہ صورت حال رونما نہ ہوتی ۔

ہماری پاکستان کی حکومت کو نائیجیریا کے حالات سے سبق حاصل کرنا چاہیے ۔ آج یہاں قادیانیوں کو کھلی آزادی دی ہوئی ہے ۔ وہ ربوہ میں مسلح تربیت حاصل کر رہے ہیں ۔ اور فوج سے ریٹائرڈ بڑے بڑے افسر انہیں مسلح تربیت دے رہے ہیں ۔ اگر وہ محب وطن بے ضرر اور پاکستان کے پُرامن شہری ہوتے تو انہیں خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو مسلح تربیت دینے کی قطعاً ضرورت نہ تھی ۔ ان کے منصوبے اور عزائم انتہائی خطرناک ہیں ۔ نائیجیریا میں محمد و مروا کے پیروکار بھی اقلیت میں ہیں ، جس طرح اقلیت میں ہوتے ہوئے محمد و مروا کے پیروکاروں نے ... ۱۵ ہزار مسلمانوں کا قتل عام کیا ۔ اسی طرح قادیانی بھی کر سکتے ہیں ۔ ۲۶ اپریل ۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کے بعد پاکستان میں تخریب کاریوں ، ڈاکہ زنی ، کی وارداتوں اور بموں کے دھماکوں میں جو اضافہ ہوا ہے ان کے پس پردہ قادیانی ہاتھ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس لیے اب بھی وقت ہے حکومت سنبھل جائے اور وطن عزیز پاکستان کو اس مار آستین گروہ سے بچائے ۔

گستاخ رسولؐ کی سزائے موت کا بل

سینٹ نے قومی اسمبلی کے منظور کردہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل مجریہ ۱۹۸۶ء کو بلا کسی ترمیم کے منظور کر لیا ہے ۔ جس کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو سزائے موت دی جا سکے گی اس بل کے ذریعے تعزیرات پاکستان ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء میں یہ ترمیم کی گئی ہے ۔ کہ کسی شخص کو جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بالواسطہ یا بلاواسطہ گستاخی یا توہین کا مرتکب ہوگا ۔ اسے سزائے موت ، عمر قید یا جرمانے کی سزا دی جا سکے گی ۔ یہ جرم ناقابل ضمانت ہوگا ۔ اور اس کی سماعت سیشن عدالت میں ہو سکے گی ۔ اس مجرم پر سمن جاری کیا جا سکے گا ۔ اور یہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہوگا ۔

(روزنامہ جنگ ۲ ؍ اکتوبر ۱۹۸۶ء)

سینٹ کے ممبران نے اس بل کو منظور کر کے انتہائی دلیری اور جرأت کا مظاہرہ کیا ہے ۔ ہم اس بل پر تمام ممبران کو خواہ ان کا تعلق حکمران جماعت سے ہو یا وہ آزاد ہوں ، مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ بل کی منظوری کے بعد حکومت کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے ۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس بل پر عملدرآمد کہاں تک ہوتا ہے اور کب تک ہوتا ہے ۔ کیونکہ ۸۴ء میں جاری ہونے والا امتناع قادیانی آرڈیننس کا حشر ہمارے سامنے ہے ۔ قادیانی شعائر اسلام اسی طرح استعمال کر رہے ہیں ۔ جس طرح پہلے کرتے تھے ۔ بعض مقامات پر اذان بھی دی جا رہی ہے ۔ ربوہ میں جو قادیانیوں کی عبادت گاہیں ہیں انہیں بغیر لاؤڈ سپیکر کے اذانیں دی جا رہی ہیں ۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ۔ کراچی شہر میں قادیانیوں نے اپنی دکانوں اور مکانوں پر کلمہ طیبہ کے طغرے لگائے ہوئے ہیں ۔ بعض جگہ مرزا قادیانی اور مرزا طاہر کی فوٹو کے ساتھ کلمہ طیبہ لگا ہوا ہے ۔ پھر بھی قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم پُرامن ، بے ضرر اور محب وطن شہری ہیں حالانکہ کلمہ طیبہ لگانے کا مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنا اور چڑانا ہے ۔ یہاں کی انتظامیہ اس صورتحال کا کوئی نوٹس نہیں لے رہی ۔ ہمیں نظر یوں ہی آتا ہے ۔ کہ گستاخ رسولؐ کی سزا کے بل کا بھی یہی حشر ہوگا ۔ عدالتوں کی صورت حال ایسی ہے کہ وہاں رشوت کا گرم بازاری ہے ۔ بہت سے جج قادیانی اور دہریے ہیں جو اس سزا پر عملدرآمد کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں گے ۔

حکومت کو چاہیے کہ اگر وہ اس بل کے بارے میں مخلص ہے تو پہلے پہل ربوہ کے ضیاء الاسلام پریس کے پبلشر اور انجمن خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو گرفتار کرے جو مرزا قادیانی کی توہین آمیز کتابیں چھاپ رہے ہیں ۔ اور ان کو اس بل کے مطابق سزا دی جائے ۔ نیز مرزا قادیانی کی تمام کتابیں اور قادیانیوں کے تمام اخبارات و رسائل کے ڈکلریشن فوراً منسوخ کیے جائیں ۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ؒ

انما اموالکم و اولادکم فتنۃ ط واللہ عندہ اجر عظیم ○ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم ط ومن یوق شح نفسہ فاولٓئک ھم المفلحون ○

(سورۂ تغابن، رکوع ۲)

ترجمہ: اس کے سوا دوسری بات نہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے آزمائش کی چیز ہے (پس جو شخص ان میں پڑ کر بھی اللہ کو یاد رکھے تو اس کے لیے اللہ کے پاس بڑا اجر ہے بس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی بات سنو اور مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہا کرو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ اور جو شخص اپنے نفس کے شح یعنی لالچ سے محفوظ رہا ایسے لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں۔

شح بخل کا اعلیٰ درجہ ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مال اور اولاد کے امتحان کی چیز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات جانچی جاتی ہے کہ کون شخص ان میں پھنس کر اللہ جل شانہ کے احکام کو اور اس کی یاد کو بھلا دیتا ہے اور کون شخص ان کے باوجود اللہ جل شانہ کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ اور اس کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔ اور نمونہ کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بیویاں تھیں، اولاد بھی تھی، بیٹے بیٹیاں، الغرض سب کچھ موجود تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات دنیا کے سامنے ہیں اور بہت تفصیل سے کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کا شمار ہی مشکل ہے۔ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ میری اولاد کی اولاد تو علیحدہ رہی، خود بلا واسطہ اپنی اولاد میں سے ایک سو پچیس کو دفن کر چکا ہوں۔ (اصابہ) اور جو زندہ ہے وہ ان کے علاوہ اور اولاد کی اولاد مزید برآں۔ لیکن باوجود اس کے ان حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہے، جن سے کثرت سے احادیث نقل کی گئیں۔ اور جہاد میں کثرت سے شرکت کرتے رہے ہیں۔ اولاد کی اتنی کثرت نہ تو علم کی مشغولی سے مانع ہوئی نہ جہاد سے۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت شہید ہوئے، نو بیٹے، نو بیٹیاں اور چار بیویاں تھیں، اور بعض پوتے بعض بیٹوں سے بھی بڑے تھے (بخاری) اور جن کا باپ کی زندگی میں انتقال ہو گیا وہ علیحدہ اس کے باوجود نہ کبھی ملازمت کی نوکری اور شغل، جہاد میں عمر گزار دی۔ اسی طرح اور بہت سے حضرات کا حال ہے کہ نہ مال ان کو دین سے مانع ہوتا تھا نہ اولاد کی کثرت۔ اور ان میں سے جو تجارت پیشہ تھے ان کے لیے تجارت بھی دین کے کاموں سے مانع نہ ہوتی تھی۔ خود حق تعالیٰ شانہ نے ان کی تعریف قرآن پاک میں فرمائی رجال لا تلھیھم تجارۃ (الآیۃ، نور ع ۵) "وہ ایسے لوگ ہیں جن کو خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہیں روکتی، وہ لوگ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس دن میں دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی اور اس

غزوہ اُحد

کا واقعہ

ایک نوجوان جن کا نام سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا کر دیکھو سعد کس حال میں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ پہنچتے ہیں، موت اور حیات کی کشمکش میں ہیں۔ زخموں سے چور چور ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا امام الانبیاء سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کس حال میں ہو؟ مقام دیکھئے بدن زخموں سے چور چور ہے، موت اور حیات کی کشمکش میں ہیں، کہتے ہیں میرے بھائیو! میری طرف سے امام الانبیاء کی خدمت میں سلام عرض کرنا اور عرض کرنا "سعد عرض کرتا ہے، اللہ کے نبی جنت کی خوشبو آرہی ہے۔" یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا اور تمہارے لیے میرا یہ پیغام ہے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں کچھ کوتاہی رہ گئی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے تم سے کچھ جواب نہ بن پڑے گا۔ اے مدینے والو! دیکھنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر اپنی جانوں کو نثار کر دینا۔ جب تک مدینے کا ایک ایک بچہ باقی ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر خراش نہ آنے دینا" یہ کہا اور دنیا سے رخصت ہو گئے —— صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر جان چھڑکتے اور پروانہ وار قربان ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات پر ان کا ایمان بہت بلند یوں پر تھا —— مرزائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی چوری کے مجرم ہیں، توہین رسالت کے مجرم ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے کھیلنا انہوں نے شعار بنا لیا ہے۔ مسلمان اور خاص کر کے صاحب اقتدار طبقہ غفلت کی نیند سویا ہوا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے معاملے میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا فرمان اُن کے لیے مشعل راہ ہے۔

کا انجام ۔ ہو گا کہ حق تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے گا ۔ اور ان کو اپنے فضل سے بدلہ کے علاوہ انعام کے طور پر اور بھی زیادہ دے گا ۔ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں بہت سے آثار میں یہ مضمون ذکر کیا گیا کہ " جو لوگ تجارت کرتے تھے تجارت ان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے مانع نہ ہوتی تھی ۔ جب اذان سنتے فوراً اپنی اپنی دکانیں چھوڑ کر نماز کے لیے چل دیتے ۔

ان تقرضوا اللّٰہ قرضاً حسناً یضعفہ لکم و یغفر لکم ط واللّٰہ شکورٌ حلیم ○ عالم الغیب والشھادۃ العزیز الحکیم ○

(سورۃ تغابن رکوع ۲)

ترجمہ: " اگر تم اللہ جل شانہٗ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے بڑھاتا چلا جائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ جل شانہٗ بڑی قدر کرنے والا ہے کہ تھوڑے سے عمل کو بھی قبول کر لیتا ہے اور بڑا بردبار ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ پر بھی مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا ۔ پوشیدہ اور ظاہر اعمال کا جاننے والا ہے ۔ زبردست ہے حکمت والا ہے "

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص لطف و کرم ہے کہ ہماری خیر خواہی اور بندوں پر کرم کی وجہ سے جو چیزیں ان کے لیے اہم اور ضروری ہیں ان کو بار بار تاکید کے ساتھ فرمایا جاتا ہے ۔ اور ہم لوگ ان آیات کو بار بار پڑھتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں کہ بہت ثواب قرآن پاک کے پڑھنے کا مل گیا ۔ یہ کریم کا احسان اور انعام ہے کہ وہ اپنے پاک کلام کے محض پڑھنے پر بھی ثواب عطا فرمائے لیکن یہ پاک کلام محض پڑھنے کے لیے تو نازل نہیں ہوا ۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے پاک ارشادات پر عمل بھی تو ہونا چاہیے ۔ ایک چیز کو مالک الملک ، اپنا آقا ، اپنا محسن ، اپنا مربی ، اپنا رازق ، اپنا خالق بار بار ارشاد فرمائے اور ہم کہیں کہ ہم نے آپ کا ارشاد پڑھ لیا بس کافی ہے ۔ یہ ہماری طرف سے سخت ظلم ہے ۔

دنیا کی حقیقت

انسان اس دنیا میں آتا ہے چلے جاتا ہے ۔ کیونکہ یہ فطرت کا قانون ہے ۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان اس دنیا میں کیوں آیا ہے ۔ اس کا جواب بھی قرآن مجید میں موجود ہے کہ " ہم نے جن و انس کو اپنی بندگی کرنے کے لیے پیدا کیا ہے " انسان اس دنیا میں آکر یہ بھول گیا کہ اس دنیا میں آنے کا میرا مقصد کیا ہے ۔ کیونکہ اسے اس دنیا کی رنگینی نے اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے ۔ اور بالآخر ہو شش اس وقت آگیا جبکہ موت کا فرشتہ سامنے آگیا ۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ یہ دنیا اور اس میں تمام اشیاء سب ختم ہونے والی ہیں ۔ یہ سچ بات معلوم بھی ہے ۔ لیکن اس کو پس پشت ڈال کر اس دنیا کی رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ہیں ۔ جب کہ یہ دنیا آخرت کے مقابلے میں کوئی حیثیت بھی نہیں رکھتی آج دیکھ لیں ہماری دنیا میں اسقدر دلچسپی بڑھ گئی ہے ۔ کہ ہم پانچ وقت کی نماز کے لیے چوبیس گھنٹے میں سے دو ڈھائی گھنٹے نکال نہیں سکتے ۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے بزنس سے فرصت نہیں کوئی کہتا ہے کہ کام کا حرج ہوتا ہے ۔ اور کوئی کہتا ہے کہ تعلیم کا حرج ہوتا ہے ۔

یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ اسلام ایک ایسا دین ہے ۔ جو کہ یہ نہیں سکھاتا کہ تمام دنیا داری چھوڑ کر صرف عبادات و وظائف میں مشغول ہو جاؤ بلکہ اس طرح رہو کہ جس طرح ترازو کے دو پلڑے برابر ہوتے ہیں یعنی دنیا داری بھی نبھاؤ اور دین پر بھی عمل کرو ۔

دنیا کی حقیقت ایک مومن کے لیے قید خانہ ہے ۔ کیونکہ جنت میں تو پریشانی و تکلیف نہیں ہے لیکن دنیا میں ہزاروں پریشانیاں تکلیفیں ہوتی ہیں ۔ جبکہ کافر کے لیے یہ دنیا جنت ہے ۔ کیونکہ اس ٹھکانہ تو جہنم ہے ۔ اور جہنم میں اتنی سخت سزائیں ہیں کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ اس کی نسبت دنیا میں آسائش زیادہ ہے ۔ بہ نسبت تکلیف کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جس کا مفہوم کچھ یوں ہے ۔ کہ خدا کے نزدیک اس دنیا کی وقعت مچھر کے پر کے برابر اگر ہوتی تو خدا کافروں کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں خود سوچئے کہ یہ دنیا جس کے نظاروں میں ہم کھوئے ہوئے ہیں ۔ اللہ کے نزدیک تو مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی اور ہم اس میں گھسنے کی کوشش میں ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا کوئی خیال نہیں ۔

آج ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس اچھی خوراک ، رہائش ، گاڑی وغیرہ ہو جائے ۔ جس کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں ۔ حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ دنیا میں مسافر کی طرح رہو جو کہ ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھا ہے اور سب کچھ چھوڑ کر چلے جاتا ہے ہم بیت الخلاء جاتے ہیں ۔ بیت الخلاء کتنا ہی خوبصورت اور سجا سجایا کیوں نہ ہو ۔ حاجت پوری ہونے کے بعد ایک منٹ بھی ٹھہرنا گوارہ نہیں کرتے جب ہمیں معلوم ہے کہ ہم اس دنیا میں عارضی وقت کیلئے آئے ہیں تو پھر اس کی چیزوں سے کیوں دل لگائیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے ۔ کہ قیامت کے دن ایک بوڑھی عورت بڑی بدصورت سی لائی جائے گی اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ دنیا جس کے پیچھے تم بھاگتے تھے ۔ لہٰذا حکم ہوگا اس کو جہنم میں ڈال دو اس کے پیچھے بھاگنے والوں کو بھی ۔ یہ ہے حقیقت اس دنیا کی جس کے شب و روز میں اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں ۔ یقین کریں ہم نے اپنی تباہی کا سارا سامان خود تیار کر لیا ہے ۔

حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات

طہور شانی غازی کوٹ

آج بھی اگر یورپ پیغمبر اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا ڈکٹیٹر بنائے تو اس کی سیاسی، سماجی، معاشرتی مشکلات آج بھی دور ہو سکتی ہیں۔

(دورِ حاضر کا عظیم فلاسفر برنارڈ شا)

حضرت محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اخوت، ضبط اور نظم کے جو اصول تعلیم فرماتے ہیں وہ بجائے خود اس قدر اہم ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہتی دنیا تک عالم انسانیت کے افضل ترین معلم مانے جاتے رہیں گے۔

(مسٹر آئی۔ ایم۔ سٹیفنس سی آئی اے)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا دین چند سالوں میں ایشیا اور یورپ پر چھا گیا بلکہ یہ جہاں بھی گیا وہاں کے لوگوں کو مہذب اور شائستہ بنا دیا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(مسٹر سبتہ مورتی ایم۔ اے۔ وائس چانسلر اندھرا یونیورسٹی)

آج دنیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام (مع اپنے تمام متعلقات) ہر دوسرے نام سے بڑھ کر چلا رہا ہے۔ یہ خود ایک روشن دلیل ہے اسلام کی سچائی کی۔

(ڈاکٹر جارس کا مقالہ "محمد صلعم")

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے رائج شدہ رسوم و رواجوں کے خلاف جھنڈا بلند کیا۔ اسلام کی سادگی، وضاحت، جمہوریت اور مساوات نے آس پاس کے ملکوں کو بہت متاثر کیا۔ مطلق العنان بادشاہ، خود سر ظالم مذہبی پیشوا جو عوام کو کچل رہے تھے وہ اس نظام سے تنگ تھے اور انقلاب کے لیے تیار تھے۔ اسلام یہ انقلاب لے کر آیا۔ مظلوم اور جبر و ستم سے پسے ہوئے لوگوں کے لیے ایک عظیم نعمت ثابت ہوا۔

(پنڈت جواہر لعل نہرو آنجہانی وزیر اعظم بھارت کی کتاب "دنیا کی سرگزشت" سے اقتباس)

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد اس تاریک دنیا کے لیے روشنی اور دکھی انسانیت کے زخموں کے لیے مرہم ثابت ہوئی۔

(از پروفیسر مورگن "کا ئنڈ مین")

حضرت محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت کے لیے کیا یہ کافی نہیں کہ سو سال سے بھی کم عرصہ میں ایشیا، افریقہ اور یورپ کے لوگ دن میں پانچ مرتبہ مسجدوں کے بلند و بالا میناروں سے خدائے واحد کے نام کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعلان سنتے ہیں

(پروفیسر فلپ کے کی کتاب "عرب اینڈ اسلام")

وفاق المدارس کے ٹیلیفون نمبر کی تبدیلی

وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان کا نمبر ۷۵۲۱۶ سے تبدیل ہو کر ۴۲۲۱۶ ہو گیا ہے۔ لہٰذا متعلقین حضرات نیا نمبر نوٹ فرمالیں۔

شہادت کی موت قسمت میں نہ تھی

سید امین گیلانی شیخوپورہ

جب جنرل اعظم کے حکم سے لاہور میں کشتوں کے پشتے لگ رہے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اپنے جوبن پر تھی پولیس مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر قیدیوں کی بس میں بٹھا کر شیخوپورہ سے لاہور کی طرف روانہ ہو گئی۔ اسیران ختم نبوت بس میں نعرے لگاتے ہوئے جب لاہور کی حدود میں داخل ہوئے تو ملٹری نے بس روک لی اور سب انسپکٹر کو نیچے اترنے کا حکم دیا۔ ایک ملٹری آفیسر نے اس سے چابی لے کر بس کا دروازہ کھولا اور بڑے رعب و جلال سے گرجا "تمہیں معلوم نہیں نعرے لگانے والے کو گولی مارنے کا حکم ہے۔ کون نعرے لگا رہا تھا؟" اس اچانک صورتحال سے سب پر ایک سکوت سا طاری ہو گیا۔ معاً میرا بھی خون کھول اٹھا میں نے تن کر میں لگا رہا تھا۔ اس نے بندوق میرے سینے پر تان کر کہا "اچھا اب لگاؤ نعرہ" میں نے پرجوش انداز سے نعرہ لگایا "میرا کالی کملی والا" سب نے باآواز بلند جواب دیا زندہ باد۔ اس کی بندوق کی نالی نیچے ڈھلک گئی۔ منہ پھیر کر کہا "ہاں وہ تو زندہ باد ہی ہے" اور بس سے اتر گیا۔ ایسا معلوم ہوا جنت جھلک دکھا کر اوجھل ہو گئی پھر اس نے سب انسپکٹر سے کچھ کہا، اس نے بس کا دروازہ مقفل کر دیا۔ چند منٹوں کے بعد ہم بورسٹل جیل لاہور میں تھے۔

شراب نوشی کی سزا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وہ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو! ان دونوں میں بڑا گناہ ہے" شراب نوشی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تین آیات نازل فرمائی ہیں "پہلی آیت جب نازل ہوئی اس وقت بعض مسلمان شراب پی رہے تھے۔ لہٰذا کئی لوگوں نے شراب نوشی ترک کر دی۔ پھر ارشاد خداوندی ہوا۔" یا ایہا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ" اے ایمان والو! تم نماز کے قریب مت جاؤ جب ہو تم مست۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا" مزید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بت پرستی کی ممانعت کے بعد میرے رب نے سب سے پہلے مجھے شراب نوشی اور مردوں کے جھگڑا کرنے سے منع فرمایا۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ خدا نے اسے عقل سلیم سے نوازا ہے۔ نیکی اور بدی کا راستہ بتا دیا ہے۔ نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ شراب نوشی کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔ اسے ام الخبائث کہا گیا ہے یعنی تمام برائیوں کی جڑ شراب ہے۔ سچا واقعہ ہے ایک بزرگ ایک مقام سے گزر رہے تھے۔ ایک مکان کے دروازے پر ایک خوبصورت نوجوان عورت کھڑی تھی، اس نے بزرگ کو اندر بلایا اسے دعوت گناہ دی، تو انہوں نے زنا کے بارے میں عورت کو آگاہ کیا کہ سخت گناہ ہے پھر اس عورت نے ایک تلوار اٹھائی اور کہا کہ نزدیک لیٹے ہوئے بچے کو قتل کرو۔ بزرگ نے بے گناہ کو قتل کرنے کے بارے میں عورت کو آگاہ کیا۔ پھر عورت نے شراب پیش کی۔ تو انہوں نے شراب نوشی کے متعلق عورت کو آگاہ کیا۔ عورت نے کہا کہ اگر کوئی کام بھی نہیں کرو گے تو شور مچا دوں گی۔ اس پر اس شخص نے شراب پی لی تاکہ زنا اور قتل سے بچ جاؤں، شراب پینے کے بعد ان بزرگ نے پہلے اس بچے کو قتل کیا اور پھر اس عورت سے زنا کا ارتکاب کیا۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "جو دنیا میں شراب پیئے گا، اللہ تعالیٰ اسے زہر پلائے گا، اس کے چہرے کا گوشت پینے سے پہلے ہی برتن میں گر پڑے گا۔ جب پیئے گا تو اس کا سارا گوشت اور چمڑا گل کر گر جائے گا۔ اور دیگر دوزخی بھی اس سے تکلیف محسوس کریں گے"۔

ارشاد خداوندی ہے "بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے سلسلے میں دشمنی اور بغض ڈال دے۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ جو قوم دنیا میں شراب پر جمع ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے آگ میں جمع کرے گا، پھر وہ ایک دوسرے کو ملامت کریں گے۔ ایک دوسرے سے کہیں گے اے فلاں! خدا تجھے مجھ سے اچھی جزا نہ دے تو نے مجھے اس مقام میں دھکیلا ہے۔ دوسرا بھی یہی بات کہے گا۔

ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شراب کو حرام کیا تو تمام فائدے اس سے سلب کر لیے (ابن ابی دنیا) بتاتے ہیں۔ کہ میں ایک بدمست شرابی کے پاس سے گزرا تو وہ اپنے ہاتھ پر پیشاب کر رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہاتھ دھو رہا تھا۔ جیسے کہ وضو کرتے ہیں۔ اور کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔ جس نے اسلام کو نور اور پانی کو پاک کرنے والا بنا دیا

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔" خدا ہمیں اس لعنت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

حضرت امیر شریعتؒ کا ذوقِ شعر و شاعری

سید منظور احمد شاہ آسی

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک قادر الکلام شاعر تھے اردو، فارسی میں شعر کہتے تھے اور ندیم تخلص رکھتے تھے۔ مشہور شاعر ساحر لدھیانوی شاہ جی کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کی میں نے ایک غزل لکھی ہے جس کا ایک شعر مجھے بہت پسند ہے۔ شاہ جی نے فرمایا سناؤ، چنانچہ ساحر لدھیانوی نے یہ شعر سنایا:

ملیں اس لئے ریشم کے ڈھیر بنتی ہیں
کہ دختران وطن تار تار کو ترسیں

امیر شریعت نے برجستہ یہ شعر پڑھا

چمن کو اس لئے مالی نے خون سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

ساحر لدھیانوی صاحب تڑپ اٹھے اور درخواست کی کہ میرا دیوان لے لیں اور یہ شعر مجھے دے دیں امیر شریعت نے فرمایا میں دیوان نہیں لیتا یہ شعر تم لے لو چنانچہ ساحر لدھیانوی کے شعری مجموعوں میں یہ شعر درج ہے اور ساتھ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ پیوند امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ۔ ایک دفعہ امیر شریعت سری نگر تشریف لے گئے آغا شورش مرحوم بھی ساتھ تھے ایک ہوٹل میں داخل ہوئے ایک میز کے پاس جا بیٹھے۔ سامنے کی میز پر کالج کے چند منچلے نوجوان بیٹھے ہوئے تھے غالب کا یہ شعر بھی پڑھ رہے تھے اور ساتھ ساتھ میز بجا رہے تھے

جب تک نہ ہو مشاہدہ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

امیر شریعت نے ایک جھرجھری لی بر جستہ یہ شعر

لکھا اور بیرے سے کہا یہ چٹ ان لڑکوں کی میز پر کو دو شعر یہ تھا۔

گر ہو دوا عشق کی تلخی نصیب عقل
بنتی ہے پھر تو بادہ و ساغر کے بغیر

بیرے نے میز پر رکھ دی جب لڑکوں کی نظر پڑی شعر پڑھا تو جھوم گئے اس وقت تک شاہ صاحب شورش مرحوم کا ہاتھ پکڑ کر اندر دوسرے کمرے میں چلے گئے اور پیچھے سے کنڈی لگالی۔ لڑکوں نے بیرے سے پوچھا کہ یہ شعر کس نے لکھا ہے۔ بیرے نے کمرے کی طرف اشارہ کیا چنانچہ لڑکے دوڑے اور کمرے کے دروازے کو زور زور سے پیٹنا شروع کیا امیر شریعت نے اندر سے پوچھا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ بنتی ہے کہ نہیں نوجوان نے کہا پہلے تو زہر بنتی تھی اب بن گئی ہے چنانچہ دروازہ کھولا بچوں سے مل کر بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔

☆☆

ختم نبوت کا پیغام

ڈاکٹر قاضی محمد منیر شاہد۔ کروڑ لعل عیسن

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا اور اب وہ عظیم کام جو انبیاء کرام سرانجام دیتے تھے، امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ذمہ ٹھہرا اور یہی ذمہ داری اُمت محمدی کو گذشتہ پیغمبروں کی اُمتوں سے ممیّز و ممتاز کرتی ہے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ ختم نبوت کی طرف سے عائد کردہ یہ ذمہ داری کیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں سے درگذر فرمائے کہ ہم جانتے بوجھتے بھی اپنی ذمہ داری سے چشم پوشی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ عالم انسانیت کو احکام الٰہی پر عمل کے ذریعہ صالح معاشرے کی تشکیل کے لیے وقتاً فوقتاً ہدایات دینا اور اپنی زندگی سے اس کی عملی مثال پیش کرنا ہمارا کام تھا۔ مگر ہم خود ہی لہو و لعب میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ مجبور و مظلوم انسانیت کو جبر و ظلم سے نجات دلانا اور انہیں اسلامی انصاف کی نعمتوں سے بہرہ ور کرنا ہمارا فرض تھا مگر ہم نے اپنے ہی معاشرے میں ناانصافی، ظلم و ستم اور کمزور طبقوں کے جبر و استبداد کی وہ مثالیں قائم کیں کہ اللہ کی پناہ۔ سب سے بڑھ کر ہماری ذمہ داری اس عمل کو ختم کرنے کی تھی۔ جس میں کہ مبتلا ہو کر گذشتہ اُمتیں اپنے مفادات اور اپنی ذاتی خواہشات وانا کی تکمیل کی خاطر گروہوں میں تقسیم ہوتی گئیں اور ہر گروہ اپنے بنائے ہوئے اصولوں کو دین راستی کہہ بیٹھا اور اپنے بنائے بتوں کو خدا بنا لیا، ہم اسی گناہ عظیم میں خود مبتلا ہو گئے اور خالق حقیقی کے احکام کے تابع ایک صالح و مضبوط اُمت رہنے کی بجائے گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے اب یہاں تک نوبت آن پہنچی ہے کہ فرقہ وارانہ تعصبات میں مبتلا ہو کر ہم اپنی ساری قوتیں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف خرچ کرنے لگے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے شایان شان قوم (جو کہ دنیا کو راستی کی تعلیم دینے والی اور دنیا میں مستضعفین اور مظلومین کی نجات کا باعث بنتی) بننے کی بجائے ہم اپنے دفاع تک سے قاصر ہو گئے اور کفار کے خلاف نبرد آزمائی کے لیے کفار ہی سے دفاع کی بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ پس اے برادران اُمت آج وقت ہے کہ ہم اپنی کوتاہیوں پر غور کریں، نہ شیطانی قوتوں کو خود پہ ہنسنے کا موقع دیں اور نہ ہی ایسی برائی میں مبتلا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کا نشانہ بنا دے۔

مانچسٹر میں اسلامک اکیڈمی

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان کا خطاب

مانچسٹر (نمائندہ خصوصی) اسلامک اکیڈمی میں ۲۰ ستمبر کو ایک عظیم الشان شہادت کانفرنس ہوئی جس میں پاکستان کے مشہور عالم دین اور ممتاز بزرگ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر بھی تشریف لائے تھے۔ تلاوت کلام پاک اور نعت شریف کے مولانا موسیٰ قاسمی نے اکابر دارالعلوم کی خدمات پر روشنی ڈالی، آپ کے بعد مولانا منظور احمد آف چنیوٹ نے محرم الحرام کی یاد کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد مولانا اسعد اللہ صاحب نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ آخر میں مہمان خصوصی حضرت مولانا سرفراز خان صاحب نے شہادت کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ آپ نے قرآن کریم و احادیث کریمہ کے حوالہ جات سے شہادت کے فضائل فلسفہ شہادت اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت بیان کی اسلامک اکیڈمی کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اقبال رنگونی نے سپاسنامہ پیش کیا اور اسلامک اکیڈمی کی خدمات پہ روشنی ڈالی۔ اجلاس میں راچڈیل، بری، بولٹن، پریسٹن، اولڈہم، برمنگھم بریڈفورڈ اور دیگر شہروں سے بے شمار افراد نے شرکت کی۔

پیام ختم نبوت

اک ہو کے زمانے کو وہی شان دکھا دو
پھر نعرۂ توحید سے ہر بُت کو گرا دو
یہ فرقہ پرستی تمہیں برباد کرے گی
میں بات اگر جھوٹ کہوں مجھ کو سزا دو

سید امین گیلانی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

صبح جلد اٹھنے کا طریقہ

رشید الدین، کراچی۔

س: گزارش یہ ہے کہ میری فجر کی نماز اکثر و بیشتر قضا ہو جاتی ہے۔ رات کو ارادہ کر کے بھی سوتے ہیں لیکن پھر آنکھ نہیں کھلتی۔

۲۔ میری لڑکی نے محض اس وجہ سے کہ کسی نے اس سے کہا کہ روزانہ قضا نماز پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے۔ نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کریں۔

ج: صبح اٹھنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کی پابندی کریں

۱) رات عشاء کے فوراً بعد سو جانا

۲) جاگنے کے لیے اہتمام کر کے سوئیں مثلاً گھڑی کا الارم

۳) جس دن نماز قضا ہو جائے نفس کو مناسب جرمانہ کرنا مثلاً اس دن ناشتہ بند کر دینا۔

۲۔ آپ کی لڑکی کو کسی نے غلط بتایا۔ نماز کو قضا کر دینا گناہ ہے۔ پڑھنا گناہ نہیں، بلکہ فرض ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس نے گناہ کو تو چھوڑا نہیں اور فرض چھوڑ کر گناہ پر گناہ کا اضافہ کر لیا۔ توبہ استغفر اللہ!!

س:۔ ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت سے لوگ بدگمانیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں تھے ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں، نیز حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لگایا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ج:۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ صحابی تھے ان کے حق میں بدگمانی غلط ہے۔

"رضی اللہ عنہ" صحابہ کے لئے ہے۔ دوسروں کو نہیں کہنا چاہیے۔ اگرچہ لغوی معنی کے لحاظ سے دعا ہے اور کبھی تابعین و ائمہ دین کے لئے بھی یہ صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

س:۔ میں نے نیشنل بنک آف پاکستان کی ایک اسکیم میں حصہ لیا ہے جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ آپ ۶۶ ماہ تک ۱۰۰ روپے ہر ماہ جمع کرواتے رہیں ۶۶ ماہ کے بعد آپ کی اصل رقم ۶۶۰۰/- روپے بھی بنک میں پڑی رہے گی اور وہ آپ کو ۱۰۰ روپے تاحیات (جب تک آپ ۶۶۰۰/- روپے نہ نکلوائیں) دیتے رہیں گے ایک ملازم پیشہ آدمی کیا اپنے لئے اس طرح مستقل آمدنی کا بندوبست کر سکتا ہے کیونکہ جہاں میں ملازم ہوں وہاں پنشن نہیں ملتی۔

ج:۔ یہ بھی سود ہے۔ واللہ اعلم

دل کا قصد و ارادہ

محمد الیاس، مکہ مکرمہ۔

س: بندہ اکیلا گھر میں ظہر کی فرض نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا۔ لیکن نیت ظہر نماز کی بجائے عصر کی نیت کی تو اس صورت میں نماز ظہر ادا ہوئی کہ نہیں۔

ج: نیت میں زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں دل کے قصد و ارادہ کا اعتبار ہے۔ اگر آپ کے قصد و ارادہ میں ظہر کی نماز تھی، مگر غلطی سے عصر کے الفاظ نکل گئے تو نماز ہو گئی۔

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

بہاڑپور ضلع لیہ میں ایک قصبہ ہے جس میں دلیف نامی شخص ایک پیر صاحب سے تعویذ لینے کے لیے گیا، پیر صاحب کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے جب وہ شخص بہاڑپور اڈے پر پہنچا تو سجاد نامی شخص جس کا وہاں ہوٹل ہے۔ اس نے پوچھا کہاں گئے تھے تو اس نے جواب دیا کہ پیر صاحب کے پاس تعویذ لینے کے لیے گیا وہ ملے نہیں تو سجاد نے کہا کہ آؤ میں تمہیں تعویذ دیتا ہوں وہ اس کو ہوٹل کے ایک علیحدہ کمرے میں لے گیا اور دو تعویذ بنا کر دیئے ایک کے بارے میں کہا کہ اسے گلے میں ڈالنا اور دوسرا چھوٹا سا گڑھا کھود کر دبا دو۔ اور جب مرگی کا دورہ پڑے تو اس کے اوپر زور زور سے جوتے مارتے رہنا، اور جب اس کے گھر میں کسی کو مرگی کا دورہ پڑا تو اس نے تعویذ کی کٹائی شروع کر دی۔ ساتھ ہی ایک مولوی صاحب کا گھر تھا۔ انہوں نے دیکھا تو پوچھا کہ کس کو مار رہے ہو۔ اس نے پورا حال کہہ سنایا، مولوی صاحب نے کہا جس تعویذ کو تم جوتے مار رہے تھے وہ لے آؤ، اور جب وہ تعویذ لایا گیا تو مولوی صاحب نے دیکھا تو اس پر نعوذ باللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے مبارکہ تحریر تھے۔

مسلمانوں اور سپاہ صحابہؓ کے نوجوانوں کو جب پتہ چلا تو انہوں نے اس واقعہ پر زبردست احتجاج کیا۔ مجرم سجاد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بہاڑپور اور لیہ کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ گستاخ رسولؐ و گستاخ صحابہ کرامؓ کو اس دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں لہٰذا ایسے شخص کو فی الفور پھانسی دی جائے۔

بزمِ ختمِ نبوت

روشنی کا اک مینار

ختم نبوت انٹرنیشنل کا اجراء ظلمت اور اندھیرے میں روشنی کا ایک مینار ہے، میں یہ رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ خدا اس عظیم رسالے کو بلند مقام پر پہنچائے اور اسے مزید ترقی دے، آمین۔

(قاری جنید احمد صدیقی، خوشاب)

دل کو تسکین ہوئی !

میں نے ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت پڑھا اور دل کو تسکین ہوئی۔ جناب عالی آپ جیسے جید علمائے کرام کی کوششوں سے پاکستان میں بلکہ دنیا بھر میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مشن میں اور زیادہ کامیابی نصیب فرمائے اور ہمارے بزرگ علمائے کرام کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ ایک ناچیز کی عرض ہے کہ جس طرح آپ ہفت روزہ ختم نبوت میں قادیانیوں کے بارے میں معلومات عوام تک پہنچاتے ہیں اسی طرح آپ دشمنانِ صحابہ کرام رض کو بھی بے نقاب کریں۔

(نوید گل، کراچی)

قادیانی حور یں میرا تعاقب کر رہی ہیں میں کیا کروں

مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی قادیانی چال

جناب میں آپ کے ادارے کا جاری کردہ رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت ہر ہفتہ پابندی سے خرید کر پڑھتا ہوں آپ کے رسالے میں اللہ کے فضل و کرم سے کافی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ خاص کر یہ رسالہ ختم نبوت، قادیانیت کے خاتمے کیلئے جو کچھ بھی کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا رسالہ گھر گھر روانہ کیا جائے تاکہ مسلم عوام کو قادیانیوں کے بارے میں معلوم ہو اور وہ بے نقاب ہو کر عوام کے سامنے آجائیں، ہمارا پیارا ملک پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اور مسلم حکمران کے اور عوام کے سامنے یہ کافر اور کمینے لوگ جتنی جلدی ختم ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کرے (آمین)

اب میں اصلی مسئلہ کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ میں ایک دوکان پر ملازمت کرتا ہوں۔ میرے دوکان کے چند قدم کے فاصلے پر قادیانی کا گھر ہے۔ قادیانی کی لڑکیاں جن کی تعداد تین سے چار ہے تقریباً روز میری دوکان کے سامنے سے گذرتی ہیں۔ جناب اعلیٰ میں چند دنوں سے محسوس کر رہا ہوں کہ ان میں سے چھوٹی لڑکی جس کی عمر تقریباً ۱۶ سال ہے۔ مجھ میں دلچسپی لے رہی ہے اور اکثر ٹیلی فون بھی کرتی ہے۔ کچھ دنوں سے اس کے فون کرنے کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ باوجود میرے منع کرنے کے وہ منع نہیں ہوتی۔ میں اس سلسلہ میں کافی پریشان ہوں، برائے کرم مجھ کچھ مشورہ دیں کہ میں کیا کروں۔

ا۔ ی۔ قریشی (جگہ نامعلوم)

برادرم ! قادیانیوں کی تبلیغ کا ایک انداز یہ بھی ہے؟ پہلے بھی اسی طرح مسلمان نوجوانوں کو پھانسا جاتا ہے۔ یہ ان کا پرانا اصول ہے نوکری اور چھوکری۔ آپ اس سلسلے میں محتاط رہیں اور حتی الامکان اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں کہ آپ کو اس پریشانی سے نجات دے اور دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ اللہ آپ کا اور ہمارا حامی و ناصر ہو آمین۔ (ادارہ)

یہ زبردست جہاد ہے

آپ عظیم الشان جریدہ ختم نبوت شائع کرکے زبردست جہاد کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔ ہم رسالہ کے لیے بہت بے چین رہتے ہیں، بیرون ملک کے دورے عالمی مجلس کے تمام راہنماؤں کو جو درحقیقت سلف صالحین کا پیغام لے کر نکلے ہیں، اور قادیانیت کے کامیاب تعاقب پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آپ سے چند گزارشات ہیں۔ جریدہ کے دوسرے ورق پر سرپرستان ختم نبوت کی بجائے "سرپرستان جریدہ ختم نبوۃ" لکھیں تو بہتر ہوگا آپ نے گلدستہ ختم نبوت کا سلسلہ کیوں بند کر دیا مشورہ پر گستاخی معاف۔

اللہ تعالیٰ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور دوسرے تمام بزرگان دین اور مجاہدین سلام کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔

(محمد حنیف، جک ضلع تھکارپور سندھ)

عظیم الشان تحفہ

آپ کا رسالہ بہت پسند آیا، یہ مسلمانوں کے لیے عظیم الشان تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین، اور خداوند کریم آپ کو ہمت دے، آپ کا رسالہ ہم بڑے ہی غور سے پڑھتے ہیں۔ بہت اچھا ہے۔

(نذیر احمد، ننکانہ صاحب)

ہمارا بھی رسالہ پر حق ہے

رسالہ ختم نبوت بڑا ہی پیارا رسالہ ہے۔ بچے بھی ختم نبوۃ اور رسالہ ختم نبوت کے شیدائی ہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ نونہالان ختم نبوت کے لیے ہمارے رسالے میں کوئی صفحہ مخصوص نہیں، لہٰذا درخواست ہے کہ نونہالان ختم نبوت کا صفحہ شروع کیا جائے

(محمد احسان رانا، کروڑ لعل عیسن)

قادیانیت ناسور ہے

قادیانیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک بہت خطرناک ناسو

ہے۔ اور اس کی روک تھام بہت ضروری ہے۔ اگر ہم اس کے خلاف کام نہ کریں گے تو کل قیامت کے دن ہمیں اپنے محسن اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہونا پڑیگا۔ اگر حکومت پاکستان اس مسئلہ کی طرف توجہ نہ دے گی تو خدانخواستہ ہمارے ساتھ وہی ہوگا جو عرب کے لوگوں سے ہو رہا ہے۔ اسرائیلیوں نے ان کا جینا دشوار کر رکھا ہے۔ یہ صرف ہماری کمزوری ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کے دشمنوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ میری حکام سے اپیل ہے کہ اگر آپ دنیا و آخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو قادیانیت کو ختم کر کے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں اور پاکستان کو حقیقی اسلامی مملکت بنائیں۔

(ذوالفقار علی جنجوعہ ڈالا بہاولنگر)

حکمرانوں کو شرم آنی چاہیے۔

گزشتہ دنوں رسالہ میں خوشاب کا واقعہ پڑھا بہت صدمہ ہوا، شرم آنی چاہیے حکمرانوں کو جو ہائی جیکنگ کے مسئلہ پر تو اظہار خیال کرتے ہیں مگر ایک عالم دین پر قادیانی کمانڈو کے حملہ پر چپ ہیں۔ مردان کا واقعہ پڑھا تو زبان سے بے ساختہ الحمدللہ نکلا، ہم مردان کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(عبدالواحد بروہی، ماتلی پور سندھ)

تہہ دل سے شکریہ!

آپ کا ہفت روزہ ہمیں باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جس کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ رسالے کے مطالعہ سے نہ صرف مجھ کو بلکہ میرے دوستوں کو اصل حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس نیک نیتی سے ختم نبوت کے ارکان کام کر رہے ہیں۔ اس طرح سے ہمیں اور سب مسلمانوں کو خدمت کرنے کا موقع دے۔ آمین میری طرف سے اور میرے دوستوں کی طرف سے رسالہ کی کامیابی پر آپ سب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(عبدالرزاق جنجوعہ ڈالا بہاولنگر)

ولی خاں کی قادیانیت نوازی

گل محمد مظفر صادق آباد

یاد رہے کہ جناب خان عبدالولی خان نے پچھلے دنوں کوئٹہ کا دورہ کیا۔ اس وقت کوئٹہ میں تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف ایک تحریک جاری کر رکھی ہے جو روز بروز کامیابی کی طرف گامزن ہے۔ لیکن خان صاحب نے کوئٹہ پہنچتے ہی قادیانیوں کی حمایت میں بیان بازی شروع کر دی ہے۔ ولی خان سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے قادیانیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ ایم آر ڈی میں رہتے ہوئے جب خان صاحب نے ۷۳ء کے دستور کی مخالفت شروع کی اور ایم آر ڈی کے ایک اہم نکتے سے انحراف کیا۔ اس وقت یہ شبہ ہو چلا تھا کہ ۷۳ء کے آئین کو ختم کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے والا آئین ہی یکسر ختم کر دیا جائے۔ اور ولی خان کی اس گہری سازش سے اختلاف کرتے ہوئے ان کی جماعت کے صدر سردار شیر باز خان مزاری جماعت چھوڑ دی۔ اب کوئٹہ میں اخباری نمائندہ نے ان سے سوال کیا کہ وہ ۷۳ء کے آئین کو تسلیم نہیں کرتے اگر دوبارہ کوئی آئین بنایا گیا تو کیا اس میں بھی احمدیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق ترمیم شامل ہو گی؟ تو جواب میں ولی خان نے گوہر افشانی کی کہ ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ملک میں جتنے بھی فرقے اور مسلک ہیں۔ ان سب کو اپنے اپنے فرقے اور مسلک پر عمل کرنے کی آزادی ہو اور کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینے والے ہم کون ہو سکتے ہیں۔ جنگ لاہور ۲۲ جولائی ۱۹۸۶ء۔ سارقین ختم نبوت کے بارے میں خان صاحب کا یہ نرم گوشہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ مرزا بشیر ایم اے ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۱۵ء میں لکھتا ہے۔ کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس سے بڑا جھوٹ اور خود فریبی اور کیا ہو گی۔ میں خان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے والد صاحب اس دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ اور قادیانیوں کا موجودہ گرو مرزا طاہر یہ دعویٰ کر دے کہ میں خود غفار خان ہوں اور میں دوبارہ اس دنیا میں ولی خان کی رہنمائی کرنے آیا ہوں تو آپ میں اگر ذرہ بھی غیرت ہو گی تو آپ فوراً اسے گولی سے اڑا دیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس وقت جب کہ کوئٹہ کے غیور مسلمان آپ کی پارٹی کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور آپ بلوچستان میں اپنی مضبوط پارٹی بنانے کی فکر میں قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ تو یہ آپ کی خوش فہمی ہے یہ آپ نوٹ کر لیں جب آئندہ الیکشن ۱۹۹۰ء میں ہوں گے۔ اس وقت تک بلوچستان کے باغیرت مسلمانوں کی چلائی ہوئی تحریک کے نتیجہ میں صوبہ بھر میں آپ کو ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ انشاء اللہ اگر صوبہ بلوچستان کے ایک مرکزی شہر ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ قانوناً ممنوع ہو سکتا ہے تو وہ دن دور نہیں۔ جب پورے صوبے میں قادیانیوں کا داخلہ بند ہو جائے گا۔ آخر میں جناب ولی خان کی سوئی ہوئی غیرت کو جھنجھوڑنے کے لئے مرزا قادیانی کی کتاب "آئینہ کمالات" کے ص ۵۴۷ کی یہ عبارت نقل کر رہا ہوں۔ "مسلمانوں (غیر قادیانیوں) نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔" اب خان صاحب سے صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ مندرجہ بالا عبارت پڑھنے کے بعد خود اپنے بارے میں سوچیں کہ وہ کیا ہیں۔

میرے دل کی ٹھنڈک آنکھوں کی ضیا

ختم نبوت مجھے باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جب میں اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ تو میرے دل میں ٹھنڈک اور آنکھوں کو ضیا ملتی ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ رسالہ یہاں زیادہ سے زیادہ لگے۔ اب بھی اس چھوٹے سے شہر میں ۵۰ سے زیادہ پرچہ آ رہا ہے۔ الحمدللہ ہم قادیانیوں اور ان کے پیشوا پر لعنت بھیجتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور خدا کی ساری خدائی میں سب سے افضل سب سے برتر سب سے اعلیٰ اور سب ارفع رسول ہیں۔ یہاں نہ تو کوئی قادیانی ہے اور نہ ہی ان کی عبادت گاہ، البتہ شہر لیہ میں ہے۔ لیکن وہاں کے قادیانیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم مسلمان قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کی توہین کی اجازت نہیں دیں گے۔

(امیر محمد تھواری، کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ)

جواب آں غزل

محمد حنیف ندیم

- مرزا طاہر سن لو تمہارا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔
- قادیانیو! انہیں پیری مریدی کا دھندا تو نظر آتا ہے یہ نبوت کے نام پر دھندا کیوں نظر نہیں آتا؟

مرزا طاہر کی دھمکی یا پیشگوئی

عام سی کہاوت ہے "چور مچائے شور" یا پنجابی میں کہتے ہیں "چوروی کہندے چور، چور" دوڑے چور" قادیانی جماعت کے مرزا طاہر پر یہ دونوں کہاوتیں صادق آتی ہیں۔ چور کبھی یہ نہیں کہے گا کہ میں چور ہوں، ڈنڈا اس کے سر پر پڑتا ہے تو وہ سب کچھ اگل دیتا ہے۔ جتنی بھی اس نے چوریاں کی ہوتی ہیں وہ ساری ایک ایک کر کے بتا دیتا ہے۔

مرزا طاہر اپنے مربی و محسن انگریز کے اصول "کہ جھوٹ اتنا بولو لوگ اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں" پر عمل کرتے ہوئے ایک ہی رٹ لگائے چلا جا رہا ہے۔ کہ ہم مظلوم ہیں۔ میرے پیروکاروں پر پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے۔ مرزا نے مردان کے واقعہ پر جھنجھلاہٹ اور برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ۵ ستمبر کے "خطبے" میں کہا ہے۔

"ظالم (مسلمانانِ پاکستان) مظلوموں کو چند دن اور ظلم کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں، لیکن پھر خود اس سے بہت زیادہ بڑھ کر ظلموں کا نشانہ بننا پڑتا ہے"

اس کے بعد کہتا ہے۔

"یہ وہ تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ظالم (مسلمان) سزا کے بغیر نہیں رہیں گے"۔ (ضمیمہ ماہنامہ مصباح ربوہ صـ۳)

مرزا طاہر نے یہ نہیں بتایا کہ ظالم مسلمانوں کو سزا کون دے گا؟ لیکن چونکہ مرزا قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک سارے قادیانی پیشوا استعارے کی زبان بولتے ہیں۔ اس لیے مرزا طاہر نے یہاں بھی استعاراتی زبان میں دھمکی دی ہے کہ ہمارا اقتدار آنے والا ہے۔ اور ہم پھر ایک ایک کو سزا دیں گے اور یا پھر یہاں کے مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو نائجیریا میں ایک جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہے۔

شاید قادیانی یہ بھول گئے کہ ہر فتنے کی طبعی عمر ہوتی ہے قادیانیت کی طبعی عمر پوری ہو چکی ہے۔ اب اگر وہ زندہ ہے تو امریکہ، برطانیہ اور یہودی سرپرستی اور پالیسی کی وجہ سے زندہ ہے۔ پہلا پتھر قادیانیت پر ۱۹۵۳ء میں پڑا، دوسری ضرب ۱۹۷۴ء میں پڑی، تیسری ضرب ۱۹۸۴ء میں جب مرزا طاہر مولانا محمد اسلم قریشی کیس میں گرفتاری کے خوف سے دُم دبا کر بھاگا، اب آخری اور کاری ضرب لگانے کا وقت آچکا ہے۔ جو قریب بالکل قریب ہے۔ مرزا طاہر کو یہ سودا اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیے کہ کوئی ایسا وقت بھی آئے گا کہ تم مسلمانوں کو سزا دے سکو گے۔ اگر تمہارے ساتھ خدا کی امداد ہوتی اور تم سچے ہوتے تو میدان میں ڈٹ جاتے، جھوٹے تھے بھاگ گئے اس لیے کہ "جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

غیروں کی آنکھ کا تنکا تجھے آتے نظر
اپنی آنکھ کا غافل ذرا اب دیکھ لے شہتیر بھی

ربوہ سے شائع ہونے والے رسالے "مصباح" (ستمبر ۸۶ء کا ضمیمہ) میں صـ۲ پر یہ عنوان لگایا ہے "مذہب کے نام پر کمائی کا دھندا" اس عنوان کے تحت برطانیہ میں دنیادار پیروں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح مذہب کے نام پر کمائی کر رہے ہیں۔ آخر میں مسدس حالی کے کچھ اشعار لکھ کر ان پیروں پر پھبتی کسی گئی ہے۔ مذہب کے نام پر جو بھی دھندا کرے معیوب ہے لیکن قادیانی حضرات کو یہ دھندا تو نظر آگیا اور جو خود انہوں نے نبوت کے نام پر دھندا شروع کیا ہوا ہے وہ کیوں نظر نہیں آتا حالی کی رُوح سے معذرت کے ساتھ قادیانی رسالے کے مدیر صاحب سے عرض ہے ؎

بہت لوگ نبیوں کی اولاد بن کر
نہیں ذاتِ والا میں کچھ ان کے جوہر
بڑا فخر ہے جن کو دے دے کے اس پر
کہ تھے ان کے دادا، مقبولِ داور
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے

قادیانیوں نے بہشتی مقبرے کے نام پر کمائی کا دھندا شروع کیا ہوا ہے، سادہ لوح مریدوں سے مال کا دسواں حصہ لے کر لے دو گز زمین اپنی بنائی جنت میں الاٹ کر دی جاتی ہے۔ غیروں کی آنکھ کا تنکا تو قادیانیوں کو نظر آتا ہے اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں۔

راقم نے آج سے کچھ عرصہ پہلے مردہ ٹیکس کے عنوان سے ایک مکالمہ لکھا تھا جو ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہو چکا ہے۔ قادیانی رسالے کے مضمون کی مناسبت سے اسے ہم دوبارہ پیش کر رہے ہیں۔

دلچسپ مکالمہ (مردہ ٹیکس)

ایک دیہاتی ربوہ کے "بہشتی مقبرہ" کے پاس سے گذر رہا تھا۔ اور ایک صاحب مقبرے کے مین دروازے کے ساتھ چمٹے ہوئے کچھ یوں گنگنا رہے تھے ؎

ربّا! تیری ہے دہائی
کوئی میت کیوں نہ آئی
کیسے ہوگا گذارا!
ہائے! کیسے ہوگا گذارا!

دیہاتی ـــــ ان صاحب سے مخاطب ہوکر

ـــــ آپ کون ہوتے ہیں ؟

وہ صاحب ـــــ ہم ہیں ـــــ بہشتی مقبرہ کے مجاور

دیہاتی ـــــ کچھ پریشان سے لگتے ہو، خیر تو ہے؟

مجاور ـــــ بس نہ پوچھو تین دن ہوگئے کوئی "بہشتی" نہیں آیا۔

دیہاتی ـــــ بہشتی کون ؟

مجاور ـــــ جاہل معلوم ہوتے ہو ـــــ ارے! اُجڈ کہیں کے ـــــ مردہ

دیہاتی ـــــ مگر مردہ آنے کا تجھے کیا فائدہ ؟

مجاور ـــــ پھر وہی جاہلانہ بات ـــــ ارے بھوک لگی ہے ـــــ بھوک۔

دیہاتی ـــــ تو کیا! مردہ روٹی پکا کر دے گا؟

مجاور ـــــ اونہہ چپ! ـــــ ارے مردے والے تو کچھ دیں گے کہ نہیں۔

دیہاتی ـــــ دیکھئے نا! اب ڈھب پہ آگئی بات پہلے نہ معلوم کس زبان میں بول رہے تھے ؟

مجاور ـــــ وہ "استعارہ" تھا

دیہاتی ـــــ "استعارہ" کیا مطلب ؟

مجاور ـــــ ہمارے نبی "صاحب استعارہ" تھے

دیہاتی ـــــ آپ کا نبی! مگر آپ کا نبی کون تھا؟

مجاور ـــــ معلوم ہوتا ہے تو کوئی "غیر احمدی" ہے ارے بے وقوف! وہ تھے، مرزا غلام احمد قادیانی ـــــ "صاحب استعارہ"

دیہاتی ـــــ یہ کون تھا ـــــ کہاں کا رہنے والا ـــــ اس کا حدود اربعہ؟

مجاور ـــــ یہ قادیان "دارالامان" ملک ہندوستان کے رہنے والے تھے، ان کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔

دیہاتی ـــــ "مجاور صاحب! کیا یہ نبی تھا؟

مجاور ـــــ جی ہاں! نبی بھی، مسیح بھی اور...

دیہاتی ـــــ مسیح کیسے بن گیا ؟

مجاور ـــــ استعارہ سے بنے۔

دیہاتی ـــــ استعارہ سے کس طرح ـــــ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا ؟

مجاور ـــــ پہلے آپ مریم بنے ـــــ آپ کو حمل ٹھہرا دردِ زہ ہوا ـــــ پھر قادیان میں ایک کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر پورا زور جو لگایا تو اپنے آپ سے آپ ہی نکل کھڑے ہوئے اس طرح آپ مسیح بن گئے۔

دیہاتی ـــــ دایہ کا فرض کس نے انجام دیا ؟

مجاور ـــــ نورالدین بھیروی نے، کیونکہ وہ حکیم بھی تھے۔

دیہاتی ـــــ مگر مسیح کیسے بن گئے، ان کا باپ نہیں تھا، اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ مسیح کی ماں کا نام مریم تھا۔ اس کی ماں کا نام "چراغ بی بی" تھا۔

مجاور ـــــ استعارے سے "خدا" بھی بن سکتا ہے نبی بھی "مسیح" بھی، "مہدی" بھی، "کرم خاکی" "انسانوں کی عار" "الغرض" جائے نفرت تک بن سکتا ہے۔

دیہاتی ـــــ لاحول ولاقوۃ ......

باقی صفحہ ۳۱ پر

ندیم

تھپڑاخہ

بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

ایک قادیانی نے "ملک شیر میانوالی" کے نام سے خط لکھا ہے، خط میں اس نے دنیا جہان کی گالیاں دے ڈالیں، گالیوں کا خلاصہ ہے تم بدباطن، مشرک کافر، تم وہ ملا ہو جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ تم وقت کے فرعون، یزید، ابوجہل، عتبہ، عتیبہ، خبیبہ، قرآن کے منکر، تم احمدیوں کو کافر کہتے ہو خود کافر ہو، جھوٹی خبر اس شائع کرتے ہو، تم پر دونوں جہان کی لعنت ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کو نام لے کر گالیاں لکھی ہیں ـــــ جہاں تک گالیوں کا تعلق ہے یہ وہی گالیاں ہیں جو مرزا قادیانی عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو دے چکا ہے۔ لعنت بازی بھی اسی کا مشغلہ تھا۔ لیکن جہاں تک مرزائی مذکور کی اس بات کا تعلق ہے کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنے والے علماء اس آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں غلط ہے کیونکہ مرزا قادیانی خود اپنے آپ کو بدترین مخلوق لکھ چکا ہے۔ یقین نہ آئے تو مرزا کا یہ شعر مرزائی مذکور کی نذر ہے ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ظاہر ہے کہ بدترین مخلوق وہی ہو سکتا ہے جو بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہو یا بدترین مخلوق مرزا بشیر الدین محمود ہے جو اپنے شعر میں یوں اقرار کرتا ہے ؎

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا

سب جہاں بے زار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

حکمران! ناموسِ رسالت کو اتنا تحفظ تو دیں جتنا تحفظ اپنی کرسی کو پہنچا رہے ہیں

حکیم عبدالمجید چوہوال ــــ ڈیرہ اسمٰعیل خان

عقیدہ ختم نبوت ایک ایسی بنیاد ہے جس پر سارے اسلام کی عمارت قائم ہے۔ اگر اس بنیادی عقیدے میں کچھ کمزوری یا خلل واقع ہو جائے تو پھر پورے اسلام کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ مثلاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاءؐ تسلیم کرنے کے بعد ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی ہدایات اور احکامات تاقیامت باقی رہیں۔ ان میں اب نہ کوئی ترمیم کا مجاز ہے۔ اور نہ ہی اضافہ کر سکتا ہے۔

اب اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا تو قائل ہے مگر آپؐ کی ختم نبوت کو نہیں مانتا تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس وقت تک قابل عمل ہیں۔ جب تک کوئی نبی ظاہر نہیں ہو جاتا۔ دوسرے نبی کے ظہور کے بعد آپؐ کی تعلیمات کو کالعدم قرار دیکر آنے والے نبی کی تعلیمات پر ایمان لانا اور عمل کرنا ضروری ہو جائیگا۔ نئے نبی کے ظہور کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا جو حصہ بھی باقی رہے گا۔ ان پر بھی عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی وجہ سے نہیں بلکہ اس نئے نبی کے اتباع کی وجہ سے کیا جائے گا۔ کیونکہ ایک نبی کے بعد جب بھی کوئی نبی آیا اس نے سابقہ نبی کی جن تعلیمات کو برقرار رکھا تو اب سابقہ نبی کی تعلیمات کے اس حصہ پر عمل کرنے والوں کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ ان باتوں میں یہ پہلے نبی کے پیروکار ہیں بلکہ ان کو پیروکار دوسرے نبی کا ہی کہا جائے گا اور پہلے نبی کی جن باتوں پر یہ عمل کر رہے ہیں وہ اس دوسرے نبی کی پیروی میں نہ کہ پہلے نبی کے اتباع میں۔ بعینہٖ یہی صورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے انکار اور مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کے اقرار سے لازم آئے گی۔

اب کوئی بھی مسلمان مرزا کے پیروکاروں کو اپنے ملک میں پنپنے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔؟ اور ان کے وجود کو کیسے گوارا کر سکتا ہے ـــ بلکہ مسلمان کے ایمان کی بقا اور تحفظ ہی اسی میں ہے کہ وہ ہر وقت ان منکرین ختم نبوت کے مقابلہ کے لیے مستعد اور سینہ سپر رہے۔ جو بھی شخص ایک لمحہ کیلئے ان کے مقابلہ سے دستبردار ہو گا، یا ان سے روا داری برتے گا تو در اصل وہ اپنے ایمان و اسلام سے دستبرداری کا اعلان کر رہا ہے۔ مرزائی خود بھی نبوت کے منکرین کے ساتھ یہی رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔

کوئی بھی مرزائی ایک پل کے لیے مسلمانوں کے ساتھ رواداری برتنے کے لیے آپ کو نہیں ملے گا۔ مگر یہاں کتنے مسلمان ہیں کہ مرزائیوں کے جان و مال اور نظریے کے تحفظ کے لیے اپنے آپ کو وقف کیے ہوئے ہیں۔ یہ ملک چونکہ مسلمانوں ہی کا ملک ہے اور مسلمانوں نے اپنے نظریے کے تحفظ اور بقا کے لیے علیحدہ ملک بنایا تھا۔ اس لیے مسلمانوں کو تو اپنے نظریے کے تحفظ اور دفاع کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ اس کے برخلاف جو لوگ نظریۂ پاکستان (اسلامی نظریہ) کے مخالف ہیں، ان کو مسلمانوں کے اس ملک میں نہ تو اپنا نظریہ پھیلانے کی اجازت ہونی چاہیے اور نہ ہی انہیں نظریاتی تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔

حکومتِ وقت پر ان کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری تو عائد ہوتی ہے نظریاتی تحفظ کی نہیں۔ کیونکہ اگر ان کا نظریاتی تحفظ بھی حکومت کی ذمہ داری سمجھا جائے تو پھر اسلام کی تبلیغ کو ممنوع قرار دینا ہو گا۔ اس لیے کہ تبلیغ اسلام کا مقصد ہی یہ ہے کہ غیر اسلامی نظریات کے مقابلے میں اسلامی نظریے کو اجاگر کیا جائے جس کے لازمی نتیجے کے طور پر غیر اسلامی نظریات کا وجود خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ وہ اگر حکومت پاکستان کے پُرامن شہری بن کر رہنا چاہتے ہیں تو اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گذاریں اور اگر وہ قانونی اور اخلاقی حدود سے تجاوز کر کے اپنے عقیدے کی تبلیغ بھی کرنا چاہیں تو اس بات کی اجازت انہیں بالکل نہیں ملنا چاہیے۔

کوئی بھی مرزائی اگر اپنے نظریے کی تبلیغ کرتا پایا جائے تو اُس کو فریب کاری کا مجرم گردان کر جائداد کی ضبطی کے علاوہ قید اور جرمانے کی سزا بھی ملنی چاہیے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو ہم اتنا تحفظ تو پہنچائیں جتنا ہم اپنی کرسی کو پہنچا رہے ہیں حیرانی کی بات ہے کہ جو لوگ نظریاتی طور پر مسلمانوں کے مخالف ہیں اور مسلمانوں کے وجود اور نظریے کو ختم کرنا ان کا جزو ایمان ہے۔ ان لوگوں کو مسلمانوں کی نمائندگی کا اہل کیسے سمجھ لیا گیا ہے۔ وہ اگر کلیدی اسامیوں پر بیٹھ کر اپنے نظریے کا تحفظ اور دفاع نہیں کریں گے اور اس کی ضمانت بھی انہوں نے دیدی ہے پھر تو وہ اپنے نبی کے غدار ہیں اور جو شخص اپنے نبی کا غدار ہو وہ کسی لحاظ سے بھی قابل اعتبار نہیں اور اگر وہ اپنے نبی کا وفادار ہے تو پھر مسلمانوں کا شدید ترین دشمن۔

اور مسلمانوں کا سر مسلمانوں ہی کی کلہاڑی سے کٹے گا، یہ ہماری فہم سے بالاتر ہے کہ ہماری حکومت کو اتنا واضح مسئلہ بھی کیوں سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم (مسلمان) مرزائیوں کو کافر سمجھتے ہیں اور انہیں سمجھنا بھی چاہیے اور مرزائی اپنے آپ کو تو مسلمان سمجھتے ہیں مگر ہمیں (مسلمانوں کو) کافر۔ یہ مسلّم بات ہے جب وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں تو پھر یقیناً ان کا ہر قدم بھی ہمارے مفاد کے خلاف جائے گا۔ اور یہاں صورتحال یہ ہے کہ انہیں مسلمانوں کا پاسبان اور ان کے حقوق کا امین سمجھ لیا گیا ہے۔

؎ جو چاہے ترا حسن کرشمہ ساز کرے

خدارا کچھ سوچیئے اور اپنے طرز عمل کو بدلئے ورنہ یہی لوگ پہلے بھی پاکستان کے لیے مار آستین ثابت ہو چکے ہیں اور اب پھر

پھن پھیلائے وجود پاکستان کو ڈسنے کو تیار بیٹھے ہیں۔

رپورٹ: نمائندہ ختم نبوت

نائیجیریا میں ایک نئے متنبی کا ظہور

ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی، پروفیسر شعبہ عربی کالی کٹ یونیورسٹی۔ کیرالا

نائیجیریا کے پڑوسی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد قابل لحاظ ہے مگر چاڈ اور نیجر مسلم اکثریت کے ملک ہیں ان میں ایک ملک کیمرون ہے۔ کیمرون سے ایک شخص محمد مروا نائیجیریا آگیا۔ یہ شخص عربی فرنچ اور ہاؤسا (جو نائیجیریا کے مسلمانوں کی زبان ہے) سے واقف تھا۔ اس نے ایک مصلح کا لباس اختیار کیا اور قرآن مجید کی تعلیم دینے لگا۔ ساتھ ہی اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ امیروں سے زکوٰۃ کی رقمیں لے کر غریبوں میں تقسیم کر دیتا تھا اس کی وجہ سے اس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اس کے معتقدوں اور شاگردوں کی ایک جماعت پیدا ہو گئی اب اس نے غلام احمد قادیانی کی طرح دھیرے دھیرے نبوت کی طرف قدم بڑھایا اس پر وحی آنے لگی اور جبرائیل علیہ السلام آنے لگے۔ اس ڈھونگ میں کچھ جاہل اور کچھ ضعیف العقیدہ اس کے ساتھ ہو گئے استاذ گرامی مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی رحمۃ اللہ علیہ یہ قول سناتے تھے کہ حضرت سید سلیمان ندویؒ نے ایک بار فرمایا کہ اگر ایک شخص ایک گدھے کے جو جا رہا ہے پہ کھڑا ہو جائے اور کہے کہ یہ گھوڑا ہے۔ لوگ پہلے تو اس کا مذاق اڑائیں گے اور اس کو بے وقوف بنائیں گے مگر وہ کہتا جائے اور اپنے دعوے پر جما رہے تو کچھ کہنے لگیں گے کہ ہاں گھوڑا تو معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بالآخر گھوڑا بن جائے گا۔ اس تمثیل میں عوامی ذہنیت کی ترجمانی مقصود ہے میں نے ایک بار مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی سے دریافت کیا کہ غلام احمد قادیانی کے واضح کذب علامات و افتراء کے باوجود کیسے خواجہ کمال الدین اور مولانا محمد علی لاہوری دھوکہ کھا گئے مولانا نے بڑا عمدہ جواب دیا اور فرمایا کہ دین کی عقل الگ ہوتی ہے۔

غرض محمد مروا کی نبوت پروان چڑھتی رہی جب اس کا ایک بڑا گروہ بن گیا تو اس نے لوگوں کو خوفزدہ کرنا شروع کیا اس کے امتی دہشت پھیلانے کیلئے مخالفین کو قتل کر کے کنوئیں میں ڈال دیتے تھے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ عرب ملکوں کے علاوہ اکثر اسلامی ملکوں میں مدعیان نبوت موجود ہیں اور ان کو غیر ملکی طاقتوں کے علاوہ خود ان کے ملک کی حکومتیں ہوا دیتی ہیں نائیجیریا میں قیام سے قبل اخباروں میں پڑھا تھا کہ انتہا پسند مذہبی گروپ نے فساد برپا کر دیا اور اتنے آدمی مر گئے اس وقت ان خبروں سے حقیقی کیفیت کا علم نہیں ہوتا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ تصادم مسلمان گروہوں کے درمیان رہتا ہے۔ مگر وہاں قیام کے بعد معلوم ہوا کہ قادیانیوں کی طرح

نائیجیریا میں ایک مدعی نبوت کے پیروکاروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام

مذکورہ بالا میٹیسنی اس فتنہ گری اور قتل عام کا باعث تھا۔ اس نے نائیجیریا میں آکر قیام کیا اور یہاں آکر دعوائے نبوت کیا۔ اس کے عقائد کیا ہیں؟ عبادت میں کیا انداز ہیں۔ ان سب امور کا پتہ نہ چل سکا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہ ایک پراسرار پارٹی ہے جو پہلے اندر اندر کام کرتی ہے اسلحے جمع کرتی ہے۔ نوجوانوں کو تیار کرتی ہے اور پھر اچانک مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیتی ہے گھروں کو یہ لوگ آگ لگا دیتے ہیں۔ بالآخر مسلمان بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ان کا قلع قمع کرتے ہیں مگر وہ چونکہ منظم اور تیار رہتے ہیں اور برسوں تیاری کرتے ہیں۔ کسی ایک علاقہ کو پہلے منتخب کرتے ہیں۔ پھر دھیرے دھیرے اسلحوں کے ذخیرے جمع کرتے ہیں اور اچانک بس مجنونوں کی طرح قتل عام شروع کر دیتے ہیں جو سامنے آتا ہے اس کو مار دیتے ہیں یہ عجیب وغریب کیفیت ہے

میرے سامنے "گنگولا" صوبہ میں ۱۰ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ فوج نے ان پر قابو پایا۔ اس سے قبل کانو شہر میں انہوں نے زبردست قتل عام شروع کر دیا حکومت ۵ ہزار مقتولین کی تعداد بتاتی ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ۱۰-۱۵ ہزار سے کم مسلمان نہ قتل ہوئے ہوں گے۔ مگر فتنہ عام میں کسی نے خود محمد مروا میٹیسنی کو بھی قتل کر دیا خیال تھا کہ شاید اس کے قتل کے بعد فتنہ دب جائے۔ مگر صوبہ "گنگولا" میں اس کے انتقال کے دو برس کے بعد یہ فتنہ اٹھا اور اس کے امتیوں نے اسی نہج پر قتل عام کیا اب حکومت سی آئی ڈی کے ذریعہ معلوم کرتی ہے کہ ان کا رخ کدھر کو ہے فوراً میٹیسنی گروپ کے ممبروں کو گرفتار کر لیتی ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ لوگ جہاں کہیں قرآن مجید پاتے ہیں اس میں محمد (ص) نام کو محمد مروا میٹیسنی بنا دیتے ہیں نائیجیریا میں یہ بڑا فتنہ ہے۔ مگر لوگ خصوصاً مسلمان وہاں کے اتنے سیدھے سادھے ہیں کہ اس فتنہ کے خلاف کوئی منظم کام نہیں کرتے اتنی منظم دہشت پسند پارٹی کا مقابلہ اسی سطح پر تنظیم سے ہو سکتا ہے مگر چونکہ اس جماعت کے پاس کوئی لٹریچر نہیں ہے، کوئی ان کا ادب نہیں ہے۔ کوئی رسالہ ان کا شائع نہیں ہوتا میٹیسنی کے ماننے والے زیادہ نہیں ہیں ان کی تعداد ۲۰، ۲۵ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی مگر چونکہ وہ دہشت پسند ہیں اس لئے اتنے اشخاص بھی تنظیم کر کے معاشرہ کو پریشان کر سکتے ہیں۔

اگر حکومت سختی سے ان تمام دہشت پسندوں کو میٹیسنی کی امت کو خلاف قانون قرار دے کر جیلوں میں بھر دے تو یہ فتنہ آسانی سے ختم ہو جائے حکومت کا رویہ قابل تعریف ہے وہ فوج بھیج کر حالات پر قابو پالیتی ہے ایران کی شاہی حکومت نے بہائیوں کو ہوا دی۔ نائیجیریا کی حکومت قادیانیوں کی پرورش کر رہی ہے، انہوں نے زبردست تبلیغی اور تعلیمی مرکز قائم کر لیے ہیں۔ دوسری طرف یہ میٹیسنی فرقہ بھی اندر اندر پھیل رہا ہے لوگوں کو ہی سے

دیکھا کہ وہ اس فتنہ سے ڈرتے ہیں ایک بڑے عالم سے میں نے بات کی وہ اس فرقے کے عقائد سے ناواقف تھے مگر بار بار اس قتل عام کا ذکر کرتے رہے وہ جس مقام کو قتل عام کے لئے منتخب کرتے وہاں بلادیوں میں بھر بھر کر نوجوانوں کو بھیجتے اور کافی تیاری کرتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ یہ میٹسینی فرقہ خود بخود ہی ختم ہو جائے گا اس لئے کہ ان کے پاس لٹریچر نہیں ہے، مشن نہیں ہے ادارے نہیں ہیں، پھر بھی نائیجریا کے مسلمانوں کو اس فتنہ کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ علاوہ مذہب کے یہ خود ملک میں امن وامان قائم رکھنے اور معصوم انسانوں کو بلاوجہ قتل سے بچانے کے لئے حکومت کو سخت اقدام کرنا چاہیے۔

محمد مروا میٹسینی ایک عربی دان عالم تھا اس نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا، وہ فرانسیسی اور ہاؤسا زبانوں سے واقف تھا رفتہ رفتہ اس نے ایک مبلغ کا انداز اختیار کیا امراء سے زکوٰۃ وصول کر کے غریبوں میں تقسیم کر دیتا تھا جس سے لوگوں پر بڑا اچھا اثر پڑتا تھا۔ اس طرح اس کے معتقدین بڑھنے لگے اس کو سفر کا بھی بہت شوق تھا، مختلف مقامات پر جاتا اور اپنے معتقدین بڑھاتا۔ پھر اس نے اپنے کو نبی کی شکل میں پیش کرنا شروع کیا اس کے پاس وحی آنے لگی اور حضرت جبرائیل آنے لگے دراصل ہوتا یہ ہے کہ جب معتقدین کا ایک حلقہ بن جاتا ہے تو وہ لوگ سب تسلیم کرتے چلے جاتے ہیں۔ خاصی تعداد ہو جانے پر انہوں نے پلان بنایا کہ حکومت پر قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ اس نے شہر "دوکانو" اگر وہاں قیام کیا لوگوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے قتل عام کیا۔ اس مجنونانہ حرکت سے سارے شہر میں دہشت پھیل گئی پولیس بھی ہمت ہار گئی اور وہ قابو نہ پا سکی۔ فوج نے آکر حالات پر قابو پایا اور اس نے گولیاں برسائیں کہتے ہیں کہ ایک گولی محمد مروا میٹسینی کے پیر میں لگی۔ اس نے حکم دیا کہ اس کا جنازہ تیار کیا جائے حالانکہ وہ زندہ تھا اگرچہ کرفیو لگا ہوا تھا۔ مگر فوج والے جنازہ لے جانے کو منع نہیں کرتے تھے چنانچہ اس زندہ شخص کا جنازہ اٹھا اور اس کے ساتھ پانچ سو آدمی چلے۔ جب یہ لوگ نکلے تو محمد مروا نے سوچا بھی نہیں کہ اس جنازہ میں محمد مروا ہوگا۔ یہ لوگ شہر کے باہر نکل گئے اور چند میل کے فاصلے پر جا کر ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا اور گاؤں والوں کو باہر نکال دیا۔ مگر وہاں جا کر مروا میٹسینی مر گیا۔ اس لئے کہ اس کے زخم سے خون زیادہ بہہ گیا تھا۔ قبل اس کے کہ اس کے مریدین اس کو دفن کریں۔ حکومت کو اصل حال معلوم ہو گیا۔ فوراً فوج نے جا کر اس گاؤں کو گھیر لیا اس کے معتقدین کو منتشر کر دیا اس کی لاش کا فوٹو لے آئے۔ اس کو دفن کرنے اور قبر بنانے سے یہ خطرہ تھا کہ اس کے متی اس کو قبلہ گاہ بنا لیتے اور ایک مستقل مصیبت پیدا ہو جاتی لہٰذا فوج نے اس کی لاش کو تین روز بعد جلا ڈالا تاکہ نام و نشان تک باقی نہ رہے! اس طرح ان لوگوں کا کوئی مرکز نہ بننے پایا۔

بہرحال حکومت کے سامنے اور مسلمانوں کے معاشرہ میں نائیجریا میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ کس طرح عام مسلمانوں کو قتل عام سے بچایا جائے اور امن وامان قائم کیا جائے اوّلاً تو یہ لوگ تیاری خفیہ کرتے ہیں اور اچانک قتل عام شروع کر دیتے ہیں۔ مگر میں آج تک یہ نہ سمجھ سکا کہ اس کا حاصل کیا ہے؟ فتنہ و فساد برپا کرنے کے علاوہ اس مجنونانہ کیفیت کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا۔

بریڈ فورڈ (برطانیہ) کی ڈائری

نمائندہ ختم نبوت

- برطانیہ کی زمین قادیانیوں پر تنگ ہو گئی۔
- مسلمانوں نے قادیانیوں کا جلسہ ناکام بنا دیا۔
- بریڈ فورڈ کی فضا ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔
- قادیانی روتے دھوتے نالے سے سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

بریڈ فورڈ کے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے قادیانیوں کو اپنا جلسہ منسوخ کرنے پر مجبور کر دیا تفصیلات کے مطابق قادیانیوں نے بریڈ فورڈ کے مسلمانوں کے گھروں میں اشتہار ڈالے کہ مورخہ ۲۸ ستمبر کو "مذہبی بانیوں کا دن" کے نام سے سینٹرل لائبریری میں ایک جلسہ عام ہو رہا ہے موضوعات یہ تھے۔

سوانح حیات حضرت رام (صلی اللہ علیہ وسلم) P.B.U.H

سوانح حیات حضرت موسیٰ (" " " ") " " " "

سوانح حیات حضرت عیسیٰ (" " " ") " " " "

سوانح و حالات حضرت گورو نانگ (" " " ") " " " "

سوانح و حالات حضرت محمد (" " " ") " " " "

جیسے ہی یہ اشتہار مسلمانوں نے دیکھے۔ ان کی غیرت کو جوش آ گیا۔ اور اس کی گستاخی کے خلاف میدان عمل میں آ گئے اس سے بڑھ کر اور کون سی گستاخی ہو سکتی ہے کہ قادیانی رام جو ہندوؤں کا لیڈر رہے۔ گورو نانک جو سکھوں کا لیڈر ہے۔ اس کے ساتھ (P.B.U.H) کا جملہ اختیار کیا جائے۔ یہ صرف اور صرف مخصوص ہے ہمارے آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ قادیانیوں کی یہ گستاخی ان کو بہت ہی مہنگی پڑی اور قدرت الٰہی نے ان کے منہ پر بریڈ فورڈ کے مسلمانوں کے ہاتھوں وہ تاریخ ساز تھپڑ رسید کیا ہے جو قادیانی اپنی پوری زندگی نہ بھول سکیں گے

جیسے ہی یہ اشتہار دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کے پاس پہنچا، مسلمانوں نے عزم کر لیا کہ یہ گستاخی ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے اور ہم کسی صورت قادیانیوں کو اپنا جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ادھر فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد یوسف متالا اور صاحب مدظلہ نے اپنے متعلقین دمتوسلین کو اس گستاخی کے خلاف میدان میں اترنے کا حکم دے دیا اور اپنے طلباء کی ایک کثیر تعداد ان کی سرکوبی کے

لئے بھیجی۔ ادھر قادیانیوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد جس کا انہیں تصور تک نہیں تھا گیٹ پر پہلے ہی کھڑی ہے۔ تو مارے خوف کے ان کی چیخیں نکل گئیں اور قادیانیوں کو رومال پوچھتے ہوئے پایا گیا انہوں نے پولیس کا پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا پولیس بھی اپنے پورے انتظام کے ساتھ کھڑی تھی اور ان کی ایک عظیم تعداد وہاں موجود تھی۔ ہال کے باہر سکھوں، ہندوؤں اور یہودیوں کے دو چار افراد بے بس کھڑے نظر آئے انہوں نے جب یہ روح فرسا منظر دیکھا تو چپکے سے نکل جانے میں عافیت سمجھی۔ پھر ان کو کسی نے بھی وہاں نہیں دیکھا

مولانا محمد اقبال صاحب، مولانا محمد جلال مظاہری مولانا محمد سلیم دھورات، مولانا عبدالقیوم دیگر حضرات کے ہمراہ بریڈ فورڈ پہنچے ان کو دیکھتے ہی ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی حضرت مولانا لطف الرحمٰن، جناب شیر اعظم اور کونسلر عبدالحمید پولیس کے ساتھ گفتگو کے لئے اندر چلے گئے مسلمانوں کا بس ایک ہی مطالبہ تھا کہ قادیانی اس گستاخی کے بعد یہاں اپنا جلسہ کسی صورت نہیں کر سکتے اگر پولیس بزور کرانے پر مصر ہوگی تو پھر ہم کو بھی اجازت دی جائے گی کہ ہم بھی ہال میں جا کر ان سے بالمشافہ گفتگو کریں پولیس نے کہا کہ یہ ان کا اپنا جلسہ آپ لوگ مداخلت نہ کریں احقر نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی اگر اسے جلسہ عام کا نام نہ دیتے تو بات مختلف ہوتی مگر چونکہ جلسہ عام کا نام دے کر خود ہی اس مصیبت میں پھنس گئے ہیں تو قانوناً بھی ہمارا یہ حق ہوگا کہ ہم اندر جائیں

ادھر گیٹ کے باہر مولانا محمد سلیم دھورات انگریزی میں اور مولانا محمد اقبال صاحب نے اردو میں تقریر شروع کی جس میں یہ بتلایا گیا کہ قادیانی کے ساتھ ہماری کوئی ذاتی عداوت نہیں انہوں نے جو گستاخی کی ہے اور ہم مسلمانوں کے دل زخمی کئے ہیں۔ اس لئے آج ہم یہاں پر جمع ہوئے پولیس کا پورا گروہ ہماری ان گزارشات کو غور سے سن رہا تھا ہم نے یہ بھی بتلایا کہ یہ قادیانی گروہ صرف مسلمانوں کا مخالف نہیں بلکہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اس نے نہایت خبیث گالی دی ہے پولیس اور انگریز یہ سن کر محو حیرت ہو گئے۔ اسی درمیان ہزاروں کے مجمع نے دیکھا کہ ہال کے اندر سے کسی نے پتھر مار کر باہر کے شیشے کو چکنا چور کر دیا اور پھر اندر سے قادیانیوں نے الزام لگایا کہ یہ کام باہر مسلمانوں نے کیا ہے پولیس ان کے کذب پر انگشت بدنداں تھی ہم نے پولیس کو کہا کہ دیکھئے اندر سے شیشے کو مارا جائے تو شیشے کہاں پڑیں گے اور باہر سے پھینکا جائے تو کیا صورت ہوگی؟ تو انہیں اطمینان ہوا۔ چنانچہ گفتگو طویل ہوتی گئی بالآخر پولیس کو اس بات پر مجبور ہونا پڑا کہ قادیانیوں کا جلسہ منسوخ کر دیا جائے اس دوران پولیس نے مظاہرین میں سے ۱۵ کے قریب مسلمان گرفتار کر لئے مولانا لطف الرحمان صاحب کو جب معلوم ہوا کہ پولیس نے یہاں یہ حرکت کی ہے تو صاف طور پر پولیس سے کہہ دیا کہ اب اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے ہم نے نہایت اطمینان کے ساتھ پر امن مظاہرہ کیا۔ آپ کو یہ حق نہیں کہ بلا وجہ گرفتار کریں بالآخر پولیس نے کہا کہ اچھا ہم رہا کر دیں گے۔ مولانا نے کہا کہ پہلے قادیانیوں کو ہال سے باہر نکال کر ہال کو تالا لگائیں تب ہم مطمئن ہوں گے۔ چنانچہ ان کی موجودگی میں سب قادیانیوں کو سر جھکائے آنکھوں میں آنسو لیے نکال دیا گیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مولانا لطف الرحمان نے کہا کہ اب ہم سب پولیس اسٹیشن چلتے ہیں وہاں سے اپنے نوجوانوں کو باہر نکال لائیں۔ چنانچہ ہزاروں کا مجمع پولیس اسٹیشن کی طرف رواں دواں ہوا اس جلوس کی قیادت مولانا لطف الرحمٰن صاحب، مولانا محمد جلال مظاہری مولانا محمد سلیم دھورات اور دیگر علماء کر رہے تھے۔ بریڈ فورڈ کی سرزمین پر یہ پہلا واقعہ تھا۔ اس لئے سب نے دیکھا کہ بریڈ فورڈ شہر ختم نبوت زندہ باد قادیانی مرتد مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا ہے۔ یہاں بھی پولیس کی ایک جم غفیر موجود تھی مسلمانوں نے یہاں پہنچ کر مولانا لطف الرحمان مرابط (؟)

اویس احمد شبلی بی اے بی ایڈ، سرگودھا

برائے توجہ

صدر مملکت پاکستان!

کچھ توجہ اس طرف بھی ہو ضیاء!
یہ ہماری آپ سے ہے التجا!

کر دیا اسلم قریشی کو شہید
رو رہے ہیں اس کے بچے برملا!

کیا سبھی حکام رشوت خور ہیں؟
قاتلوں کا نہ پتہ اب تک لگا

قادیانی کر رہے ہیں سازشیں
کیا کہوں میں، یہ تمہیں بھی ہے پتا

"ٹکڑے ٹکڑے ملک کے ہو جائیں گے"
مرزا طاہر ہو رہا ہرزہ سرا!

حیف ہے صد حیف ہے ہم پر ضیاء
کیوں چھپا دے کے طاہر چل دیا

یہ مسلط اب ملک عہدوں پہ ہیں
برطرف کر دو انہیں اور دو ہٹا!

احمدی کہنا خلافِ دین ہے
اور توہینِ رسالت ہے ضیاء

حضرت صدیق کی سنت کو پھر
زندہ کردو، زندہ کردو تم ضیاء

پورا کرنا اب تمہارا کام ہے
ہم نے تو یہ داغ رونا رو دیا!

یہ دعا شبلی کے دل کی ہے صدا
نیکیاں ہوتی رہیں تم سے سدا

مقرر کرکے اندر روانہ کیا مولانا نے مولانا محمد اقبال کو حکم دیا کہ ختم نبوت کے موضوع پر مسلمانوں کے جم غفیر سے خطاب فرمائیں چنانچہ مولانا محمد اقبال نے اردو میں تقریباً دو گھنٹے بیان کیا۔ بعدازاں مولانا سلیم دھورات نے انگریزی میں اور مولانا محمد طلال صاحب مظاہری نے اردو میں خطاب کیا اور بریڈفورڈ کے مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا بریڈفورڈ کے مسلمانوں نے ان تقریروں سے ہر قسم کے تعاون اور نصرت کا عزم مصمم کیا اور تہیہ کر لیا کہ کسی صورت میں بھی قادیانی جلسہ نہیں کر سکیں گے۔ نماز ظہر اور نماز عصر اور نماز مغرب بھی وہیں ادا کی گئی بریڈفورڈ کے مسلمانوں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ ختم نبوت کی خاطر تمام مسالک کے لوگوں نے بلاکسی امتیاز مسلک کے مولانا محمد اقبال صاحب کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ مولانا لطف الرحمان صاحب اندر پولیس آفیسر کے ہمراہ مصروف گفتگو تھے۔ پولیس کا اصرار تھا کہ ان پرنٹ ہر چلا یا جائے۔ جب کہ مولانا کہہ رہے تھے کہ انہیں بلاوجہ گرفتار کیا گیا ہے اس لئے ہم اس کو کبھی قبول نہیں کریں گے اور اگر ایسا ہی کرنا ہے تو یہ ہزاروں کا مجمع بھی گرفتاری پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ الحاصل شام تک پولیس کے ساتھ بحث مباحثہ کی مجلس بھی رہی۔ نرمی وگرمی دونوں طرح ہر تھی باہر مسلمانان بریڈفورڈ نہایت سکون کے ساتھ تقریریں سن رہے تھے۔ اور چھوٹے بڑے نوجوان بوڑھے بچے سب کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا "ختم نبوت زندہ باد، قادیانی مرتد مردہ باد" "ہمارے آدمی رہا کرو" شام کو بریلوی مسلک کے ایک رہنما بھی آگئے (شاید انہیں اس واقعہ کی خبر نہ تھی)۔ بہرحال پولیس کو آخر میں نوٹس دے دیا گیا کہ اگر اس وقت تک ہمارے آدمی رہا نہ کئے گئے تو اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہوگی مجبوراً انہیں شام کو سات بجے بعد ہر پانچ منٹ کے بعد ایک ایک آدمی رہا کرنا پڑا اور یوں بریڈفورڈ کی تاریخ کا پہلا واقعہ اپنی پوری کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔

ہم مسلمانان بریڈفورڈ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے نہ ٹھنڈ دیکھی اور نہ بھوک کا خیال کیا۔ بلکہ صبح سے لیکر شام تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت وختم نبوت کی خاطر برابر کھڑے رہے اور بالآخر کامیاب وکامران ہو کر وہاں سے روانہ ہوئے۔

اسی طرح ہم دارالعلوم کے طلباء اور علماء کرام کے بھی مشکور ہیں کہ جنہوں نے اس مسئلہ کی نزاکت کو پہچانا اور صبح سے شام تک برابر مسلمانان بریڈفورڈ کی رہنمائی کی اور بھوک رہیاس سے قطع نظر عوام الناس کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریوں سے متعلق خطاب فرماتے رہے۔ خصوصاً حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب قابل صد تحسین ہیں کہ انہوں نے بریڈفورڈ کے مسلمانوں کو اس کا احساس دلایا اور طلباء کے ذریعے وہاں کے مسلمانوں میں وہ روح پھونکی کہ جس سے قصر قادیانیت میں زلزلہ آگیا۔ ختم نبوت زندہ باد۔ قادیانیت مردہ باد

پڑھتا جا شرماتا جا

تحریر۔ م۔ ب

چوھدری ظفر و قادیانی کا اصل روپ

دوسری قسط

لنڈن کے قادیانی مشن کے مشنری کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

"اس عاجزہ کو متواتر دس سال حضرت چودھری صاحب کی خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ یوں تو ۱۹۵۹ء سے ہی حضرت چودھری صاحب سے اس تعلق کا آغاز ہوا۔ آپ ان دنوں جب بھی لندن تشریف لاتے ہمارے ہاں تشریف لاتے اور ایک وقت کا کھانا ضرور ہمارے ساتھ تناول فرماتے۔ لیکن ۱۹۷۳ء میں جب ہیگ سے مستقلاً نقل مکانی کرکے لندن تشریف لائے تو لندن مشن کے ایک فلیٹ میں جو ہمارے فلیٹ سے ملحق تھا رہائش پذیر ہوئے۔۔۔۔۔

۔۔۔ جب میری بچی امت الجمیل کی شادی ہوئی تو آپ روزانہ ہی شادی کے انتظامات کے بارے میں دریافت فرماتے۔ شادی سے چند روز قبل فرمایا۔۔۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اسے کوئی اچھا سا تحفہ پیش کروں کیوں کہ اس نے میری بڑی خدمت کی ہے۔۔ میری دوسری بیٹی امت النصیر کی شادی پاکستان آکر ہوئی۔ رخصتانہ سے قبل آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ امت النصیر سے الگ ملنا چاہتے ہیں اس کا انتظام کر دیا گیا، آپ اندر تشریف لے گئے۔۔۔۔ الخ

ہمارے پاکستان آنے کے بعد حضرت چودھری صاحب جب بھی ربوہ تشریف لاتے ہمارے گھر ضرور قدم رنجہ فرماتے۔ میرے خاوند نے کئی بار اصرار بھی کیا کہ آپ کو ہمارے ہاں آنے سے زحمت اٹھانی پڑتی ہوگی اس لئے آپ جب ربوہ تشریف لائیں تو ہمیں اطلاع فرما دیں ہم حاضر ہو جائیں گے لیکن نہ مانتے،" (ایضاً صفحہ ۱۶۳۔۱۶۴)

طوالت سے بچنے کے لئے مختصر اقتباسات دیئے گئے ہیں۔

سو قارئین حضرات یہ وہ حالات تھے جن میں مست ہو کر ظفر اللہ صاحب ساری عمر اپنا گھر بار بیویاں بچی تج کر قادیانیت اور رائل مرزا خلیل کے بندہ بے دام بنے رہے۔ کاش کہ وہ اپنی ساری صلاحیتیں اور دولتیں اور عقیدیں اس جھوٹے سے قادیانی سازشی گروہ پر نچھاور کرنے کی بجائے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت اور پوری دنیائے اسلام اور امت محمدیہ کے لئے وقف کر دیتے۔ اس طرح وہ دین ودنیا اور آخرت سب میں سرخرو ہو جاتے۔ مگر انہوں نے سمندر کی وہیل بننے کی بجائے کنوئیں کا مینڈک بننے کو ترجیح دی۔ اور بہمہ صلاحیت وعقل ودانش گھریلو زندگی میں بھی نامرادی میسر آئی اور جس تحریک کے لئے تن من دھن حتیٰ کہ اپنا مذہب دین اسلام چھوڑ بیٹھے تھے

اُس کا بھی مرنے سے پہلے عبرتناک انجام دیکھ لیا۔ اور موت ایسے عبرتناک حالات میں ہوئی کہ غیر مسلم قرار پاچکے تھے اور ان کا پیرو مرشد فرار ہوکر اپنی ولی نعمت ملکہ کی آغوش میں لندن پناہ لے چکا تھا۔

چودھری ظفر اللہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ خسیس ہونے کی حد تک کنجوس تھے۔ ان کی خساست کے بہت سے دلچسپ واقعات ان کے نہایت قریبی عزیزوں اور دوستوں نے بیان کئے ہیں۔ جن میں سے نمونۃً چند ایک قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش خدمت ہیں۔

۱۔ پرنسس عابدہ سلطان آف بھوپال اقوام متحدہ امریکہ

چوہدری ظفرو اور رائل فیملی کے باہمی تعلقات اور دلچسپیاں

میں چودھری صاحب کی رہائش گاہ کا احوال یوں بیان کرتی ہیں: "چوتھی منزل کے اوپر ایک بہت ہی چھوٹا سا کمرہ تھا اس میں ایک ٹوٹا پھوٹا سا پلنگ پڑا تھا۔ اور دوسری عام ضروریات بھی اچھی طرح مہیا نہ تھیں تو میں نے یہ حالت دیکھ کر یہ سمجھا کہ نائب یہاں چوکیدار رہتا ہوگا۔ تو میں نے پوچھا بھئی یہ کس کا کمرہ ہے تو معلوم ہوا کہ یہاں پاکستان کے وزیر خارجہ رہتے ہیں ..... مجھے تو بہت برا لگا میں نے کہا کہ یہ کیا ہے ان کو اتنا الاؤنس ملتا ہے اتنی تنخواہ ملتی ہے ان کے سارے اخراجات گورنمنٹ ادا کرتی ہے اور یہ ایسی چھچھوری جگہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ بات ہماری بدنامی کا باعث ہے کہ ہمارا وزیر خارجہ اس طرح پڑا ہوا ہے ...... چونکہ میرے اور ان کے بہت بے تکلفی کے اور پرانے تعلقات تھے چنانچہ پہلی فرصت میں ہی ان سے بہت جھگڑا کیا۔ میں نے کہا ظفر اللہ صاحب آپ کو کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کہ آپ اس طرح پڑے ہوئے ہیں" (قادیانی ماہنامہ "خالد" دسمبر ۱۹۸۵ء)

۲۔ چودھری ظفر اللہ خود بھی کہا کرتے تھے کہ میرے بارے میں مشہور ہے کہ یہ شخص کنجوس ہے پاکستان کے وزیر خارجہ ہونے کے دوران ایک دوست آپ کے دفتر کے باتھ روم میں گئے اور دیکھا کہ ایک پرانے صابن کے ٹکڑے کے ساتھ نیا صابن جڑا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ حیران ہوئے اور اس کا ذکر مکرم چودھری صاحب سے کیا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں پرانا بچا ہوا صابن بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اسے نئے صابن سے جوڑ کر استعمال کرتا ہوں" (ایضاً صـ۱۲۳)

(۳) چودھری صاحب کے بھتیجے ادریس نصر اللہ بیان کرتے ہیں: "ایک دفعہ ایک عزیز نے پوچھا آپ کے پاس رومال ہے؟ فرمایا ہاں ہے اور اپنا رومال دے دیا۔ اس نے سارے رومال سے اپنے دونوں ہاتھ پونچھ لیے نہایت شفقت سے فرمایا: "آپ کو دراصل تولیہ کی ضرورت تھی رومال تو ناک کی ضرورت کے لیے ہے۔ پھر فرمانے لگے "میں رومال کی مختلف تہیں کر کے ایک تہہ عموماً ایک ہفتہ استعمال کرتا ہوں اور پھر دوسری اور پھر تیسری اور اس طرح ایک دھلا ہوا رومال قریباً دو ماہ کفایت کرتا ہے۔ میرے پاس دو رومال ہیں اور جس دوست نے یہ رومال تحفۃً دیئے تھے ان کی وفات کو ۲۷ سال ہو چکے ہیں"۔ اسی طرح ایک دفعہ فرمایا "میں اپنے رومال، بنیان، جراب اور قمیص وغیرہ وغیرہ خود دھوتا ہوں" (یہ ان کی ناکام اور پریشان کن ازدواجی اور گھریلو زندگی کے اختصار کا خمیازہ بھی تھا) اور اس وقت ان کی ماہوار آمد تقریباً ۹۰ ساٹھ ہزار روپے سے زائد تھی (ایضاً صـ۱۳۰)

(۴) "فرمایا کہ میری والدہ فرمایا کرتی تھیں کہ جب تم کوئی قمیص پہننی ترک کر دیتے ہو تو پھر وہ کسی کام کی نہیں رہتی" (صـ۱۲۹)

(۵) ایک دفعہ گلے کا بٹن کپڑے پہنتے ٹوٹ کر گر گیا برادرم مکرم حبیب صاحب اسے ڈھونڈنے لگے تو فرمایا "تم رہنے دو میں خود ڈھونڈتا ہوں۔ تم ابھی کہہ دو گے کہ نہیں ملتا ہیں اور لا دیتا ہوں۔ اور میرے پاس یہ بٹن ۵۰ سال سے ہے" (ایضاً صـ۱۳۰)

(۶) "ایک دفعہ فرمانے لگے کہ ہالینڈ میں میں صبح کے ناشتے کے لیے دو انڈے استعمال کرتا ہوں جس میں دو زردیاں ہوتی ہیں ایک زردی میں ایک دن کھاتا ہوں اور دوسری اگلے روز" (صـ۱۳۲)

سر ظفر اللہ کی موت مرزا محمود کی طرح نہایت عبرتناک المناک اور ذلت آمیز تھی

(۷) "آپ اپنی ذات پر بالکل نہ ہونے کے برابر خرچ کرتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ ایک دفعہ موسم سرما کے شروع میں لندن سے لاہور تشریف لانے والے تھے مجھے عزیزہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ ابا تشریف لا رہے ہیں اور ان کا کوٹ بہت بوسیدہ ہو چکا ہے میں اسے بھجوا رہی ہوں اسے مرمت کروا دیں۔ کوٹ کا نہ صرف استر پھٹ رہا تھا بلکہ بیرونی کپڑے میں بھی جگہ جگہ سوراخ ہو چکے تھے میں نے عرض کیا کہ نئے کپڑے کے چند نمونے بھجوا رہا ہوں آپ پسند کر لیں یا حضور کی آمد سے پہلے درزی سے نیا کوٹ سلوا دوں گا۔ بیگم صاحبہ نے فرمایا رشید! یہ ناممکن ہے۔ ابا ہرگز نیا کوٹ نہیں پہنیں گے بلکہ ہم پر شدید ناراض ہوں گے۔ اور ایسا ہی واقعہ آپ کے ایک جوتے مرمت کا بھی ہے" صـ۱۴۸

(۸) عبد الکریم صاحب آف لندن بیان کرتے ہیں "حضرت چودھری صاحب نے ایک دفعہ اپنی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الحئی کو اپنی ایک قمیص بھجوائی کہ اس کا کالر پھٹ چکا ہے اسے الٹ دیں۔ جب کئی دن گزر گئے اور قمیص درست ہو کر نہ آئی تو حضرت چودھری صاحب نے فرمایا کہ قمیص ابھی تک درست ہو کر واپس کیوں نہیں آئی۔ اس پر عزیزہ نے جواب دیا کہ اس قمیص کا کالر تو پہلے ہی الٹایا جا چکا ہے اب اسے مزید الٹانے کی ضرورت نہیں" صـ۲۰

(۹) "چودھری صاحب اگر کبھی مشن ہاؤس سے ہو کر ہسپتال جا رہے ہوں تو ویسٹ ہل بس اسٹاپ سے سوار ہوتے تھے کیونکہ نصف پنس کی بچت ہوتی تھی" (ایضاً صـ۳)

(۱۰) ایک دفعہ چودھری صاحب کے ساتھ کھانے میں اور دوستوں کے علاوہ میں بھی تھا اور چودھری صاحب کے پاس بیٹھا تھا کوئی چیز چودھری صاحب سے گر گئی۔ میں نے میز پر موجود وہی چیز آگے کر دی۔ مگر اسی اثناء میں انہوں نے گری ہوئی شے اٹھا لی۔ میں نے عرض کیا یہ رہنے دیں یہاں سے اور لے لیں۔ فرمایا کیا یاد نہیں بچپن میں اگر کوئی چیز گر جاتی تھی تو امی کیا کرتی تھیں اٹھا کر پھونک مار کر کھا لو" صـ۳۰۷

جاری ہے

بقیہ : جواب آں غزل

مجاور ــــ دیکھنا یار ــــ ہمارے نبی ہمارے
مسیح کی توہین نہ کر ــــ کوئی دیکھ یا سن لے
گا تو مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑے گی ــــ ذریعۂ
معاش بند ہو جائے گا۔ کیوں میری روزی پہ
لات مارتے ہو۔

دیہاتی ــــ خوب کہی! مجاور صاحب
ذریعہ معاش کیسے بند ہو گا، کچھ روشنی تو ڈالو؟

مجاور ــــ یار! میں اس مقبرے کا مجاور ہوں،
کبھی تو یہاں مُردوں کی قطاریں لگ جاتی ہیں،
ہمیں کھانے پینے، سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں
ملتی کبھی ایک بھی نہیں آتا، آج تین دن ہو گئے
انتظار میں آنکھیں پتھرائی جا رہی ہیں ــــ بھوک
سے بُرا حال ہے، یہی میرا ذریعہ معاش ہے۔

دار الکتابت
سامنے مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی۔ فون: ۷۱۱۶۷۱

دیہاتی ــــ آپ تو پھر روز یہی دعا کرتے ہوں گے کہ
کوئی مرے؟

مجاور : ــــ زور کا قہقہہ۔

دیہاتی ــــ اچھا یہ بتاؤ! یہ "بہشتی مقبرہ" ہے کیا
اور کون لوگ اس میں دفن ہوتے ہیں؟

مجاور ــــ "بہشتی مقبرے" میں دفن ہونے کے
لیے کچھ شرائط ہیں، وہ اپنی آمدن کا دس فی صد مرکزی
اکاؤنٹ میں جمع کرائے، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ،
تحریک، خدام اور اطفال وغیرہ کے چندے
ادا کرے۔

دیہاتی ــــ اگر کوئی واجبات ادا کرتا ہے تو وہ
بہشتی ہو جاتا ہے؟

مجاور ــــ جی ہاں! وہ بہشتی ہو جاتا ہے اور اسے
جنت کی ٹکٹ مل جاتی ہے۔

دیہاتی ــــ اگر کوئی بے عمل ــــ بدکردار ہو تو؟

مجاور ــــ چندہ ادا کرے تو کوئی بے عملی،
بدکرداری بہشت میں داخل ہونے کے لیے اس کے
راستے کا پتھر نہیں بن سکتی

دیہاتی ــــ اگر کوئی چندہ ادا نہ کرے تو؟

مجاور ــــ یہ بہشتی مقبرے سے باہر جو قبریں نظر
آرہی ہیں یہ ان کے لیے ہیں۔

دیہاتی ــــ کیا یہ "بہشتی" نہیں؟

مجاور ــــ بہشتی ہوتے تو چندے ادا کرتے!

دیہاتی ــــ کیا اس قسم کا مقبرہ قادیان میں تھا؟

مجاور ــــ بڑے مرزا صاحب نے وہیں سب
سے پہلے بہشتی مقبرہ بنایا تھا، تقسیم کے بعد ہمارے
دوسرے خلیفہ صاحب نے یہاں بنایا۔

دیہاتی ــــ سنا ہے کوئی صاحب جو کسی جماعت
کے خلیفہ ہیں ولایت بھاگ گئے ہیں اور وہاں
کوئی نیا مرکز بنایا ہے؟

مجاور ــــ ہاں وہی ہمارے چوتھے خلیفہ صاحب
ہیں، پاکستان میں کچھ مستقبل تاریک سا نظر آرہا تھا
اس لیے مرزا طاہر صاحب وہاں چلے گئے اور
وہاں مرکز بن گیا ہے۔

دیہاتی ــــ تو کیا وہاں بھی بہشتی مقبرہ بنے گا؟

مجاور ــــ جی ہاں! بہشتی مقبرہ ہمارے خلیفہ صاحب
ــــ کے ساتھ چلتا اور بنتا رہتا ہے۔

دیہاتی ــــ پھر تو! خوب کاروبار چل رہا ہے

اقبالؒ سے معذرت کے ساتھ ــــ
بنتے ہیں زکو نام یہ مُردوں کی تجارت کرکے
یہ تو سمجھیں کہ چو ل جائیں صنم پتھر کے

بقیہ : اخبار ختم نبوت

چوہدری ظہور احمد چیمہ، منظور احمد و دیگر کارکنوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی علاوہ ازیں بعد نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری کی صدارت میں مبلغین کا ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں مبلغین کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ مولانا نے مبلغین کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور مزید ہدایات جاری فرمائیں۔ اور ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شر انگیز سرگرمیوں پر بھی بحث ہوئی اور آئندہ کے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

اسلامی و عصری تعلیمات کا منفرد ادارہ!

جامعہ حنفیہ بورے والا

دینی و دنیوی تعلیم کا
مجمع البحرین!

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے جس میں خالص دینی تعلیم کے ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں کا لحاظ اور نسل نو کو عصری فنون یعنی انگریزی، حساب، سائنس کی تعلیم کا انتظام بھی ہو، الحمد للہ اس مقصد کیلئے جامعہ حنفیہ کا اجراء اور مخلص محنتی عملہ کا تقرر ہو چکا ہے۔ جامعہ میں درس نظامی کا پانچ سالہ نصاب ہو گا۔ سالِ اوّل میں ابتدائی عربی کے ساتھ چھٹی جماعت کا کورس اور پانچویں سال میں مشکوٰۃ شریف کے ساتھ دسویں جماعت کا کورس ہو گا۔ علوم دینیہ کیلئے استاذ العلماء حضرت مولانا مختار احمد صاحب سابق استاذ جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور عصری علوم کیلئے پروفیسر اور ٹیچرز کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اصحاب خیر سے تعاون کی اپیل ہے (نوٹ) داخلہ ۲۰ صفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء سے شروع ہو گا اور تعلیم یکم ربیع الاول ۱۴۰۷ھ سے شروع ہو گی، انشاء اللہ تعالیٰ

محمد طیب خادم جامعہ حنفیہ
نزد ریونیو آفس واپڈا۔ سول لائن بورے والا ضلع وہاڑی۔

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون'

۲- "میرے بعد نبی نہیں ، نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی سب سے آخری نبی محمد ﷺ ہیں" وغیرہ وغیرہ یہ ساری تشریحات خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ۔ مگر خاتم المحدثین کی اصطلاح کے یہ معنی نہیں کہ " لامحدث بعدہ یعنی اس کے بعد محدث نہیں اگر ہوتے تو دکھائے جائیں گے ۔

۳- تم تو خاتم کے معنی مُہر لیتے ہو ، کیا خاتم المحدثین کے معنی محدثوں کی مہریں ہیں ؟ کیا سارے محدث شاہ عبدالعزیز کی مُہر سے بنے - ؟

۴- اب یہ کہا جائے گا کہ وہ افضل محدث تھے ۔

اس لیے محدثیت میں کمال حاصل کرنے کی وجہ سے آپ خاتم المحدثین ہوتے ۔ بقول تمہارے جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ۔ لہٰذا تمام انبیاء سے افضل ہوتے ۔ اسی طرح شاہ عبدالعزیز بھی خاتم المحدثین ہونے کی وجہ سے تمام محدثین سے افضل ہوتے ۔ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، بخاری ؒ ، مسلم ؒ ، شاہ ولی اللہ ؒ وغیرہ تمام محدثوں سے بھی افضل ہیں ؟ ہرگز نہیں ، بلکہ یہ تو ان حضرات کے خوشہ چینیوں میں سے ہیں ۔ یہ محض ایک محاورہ ہے ۔ جسے انسانوں نے اپنی ناقص عقل کے مطابق گھڑ لیا ہے ۔ حقیقت سے کوسوں دور ہے ۔ اور قرآن کو انسانی ناقص محاورے پر ڈھال لینا بہت بڑا الحاد ہے اور خطرناک تحریف ہے ۔

اگر خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہریں ہیں یا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ ﷺ سب نبیوں سے افضل ہیں اور حضور ﷺ آخری نبی نہیں ہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت ہونی چاہیے تھی ۔ آپ ﷺ نے تشریعی نبوت کو کس دلیل سے بند کر دیا ۔

سوال ۳: ہم نماز میں دعا کرتے ہیں کہ " اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم " اے اللہ ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا ۔ جن پر اللہ کا انعام ہوا ، ان کے چار طبقے ہیں ، اللہ نے فرمایا :

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء وحسن اولٰئک رفیقا

ترجمہ : اور جو کوئی فرمانبرداری کرے گا اللہ کی ، اور اُس کے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق ، تو امت میں صالح ، شہید اور صدیق تو بن سکتا ہے نبی کیوں نہیں بن سکتا ؟

جواب : من یطع اللہ میں مَنْ عام ہے ہر زید اور بکر اس میں داخل ہے اب تمہارے قول کے مطابق آیت کا ترجمہ یہ ہو گا " جو کوئی بھی خدا اور رسول کی اطاعت کرے وہ انعام یافتہ لوگوں میں ہو گا ۔ جو نبی ہیں صدیق ہیں شہید ہیں اور صالح ہیں " اب جبکہ ہر آدمی اور اس کے رسول کی اطاعت کر کے نبی بن گیا تو پھر اس کے نبی بن جانے کے بعد پھر اس کے صدیق ، شہید ، صالح بننے کا کیا تُک ہے ؟ خیال رہے کہ نبی اور صدیق کے درمیان و بے ذکر او ہے ۔ پھر یہ کہ آپ ہر مطیع خدا اور رسول کے نبی جانے کو ممکن کہہ رہے ہیں ۔ مجھے بتایئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا کون اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مطیع ہو گا ۔ جنہیں " رضی اللہ عنہم " کا تمغہ مل چکا ہے ۔ یہ لوگ نبی کیوں نہیں بن سکے ۔

۲- صالح بننا سورۃ العنکبوت کی آیت ۲۷ سے ثابت ہے ۔

وانہ فی الاٰخرۃ لمن الصٰلحین ۵ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ صالحوں سے ہے ۔

صدیق اور شہید کا بننا الحدید ۱۹ سے ثابت ہے

والذین اٰمنوا باللہ ورسلہٖ اولٰئک ھم الصدیقون والشہداء عند ربھم ط ' اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے یہ لوگ وہ ہیں جو کہ سچے اور شہید ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے " اور نبی کا نہ بننا آیت خاتم النبیین (الاحزاب : ۴۰) سے ثابت ہے ۔ صالحین میں سے ہونے کے لیے سورۃ العنکبوت کی اور آیت

والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لندخلنھم فی الصالحین " اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ہم انہیں صالحین میں داخل کریں گے ۔

۳- اس آیت سے محض ان لوگوں کی سنگت ثابت ہوتی ہے غور سے پڑھیے آیت کے آخر پر وحسن اولٰئک رفیقا یعنی سب سے اچھے دوست ہیں ۔

سوال ۴ : اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں توفنا مع الابرار پھر فرماتے ہیں اولٰئک مع المؤمنین پھر فرماتے ہیں ابٰی ان یکون مع الساجدین ۔ ان سب آیتوں میں مع کا معنی میں ہے ساتھ نہیں - ؟

جواب : ان آیات میں مع کے حقیقی معنی حسب قرائن معتذر نہیں ہیں ۔ جبکہ آیت میں مع کے حقیقی معنی معتذر نہیں بلکہ آیت کے آخر پر وحسن اولٰئک رفیقا رفاقت کے معنی لینے کے لیے واضح دلیل ۔ اگر مع کے معنی " میں " لیے جائیں پھر آیات کے کیا معنی ہوں گے ۔ ان اللہ معنا (توبہ) بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے " ورنہ مع بمعنی " میں " کے لیے ترجمہ ہو گا اللہ ہم میں ہے ۔ ان اللہ مع الصابرین (البقرہ) انت مع احببت

(جاری ہے)

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3221

اہلِ اسلام کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند (ہند) کے زیر اہتمام

بسلسلہ ناموسِ رسالت ﷺ و تحفظِ ختمِ نبوت عظیم الشان

عالمی اجلاس

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶، صفر ۱۴۰۷ھ / ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء

فتنۂ قادیانیت کی سازشوں اور فتنہ انگیزیوں اور دیگر
اہم مسائل پر غور کیا جائے گا۔ پوری دنیا سے اہم شخصیتیں اور علماء کرام
اس عالمی اجلاس میں شریک ہوں گے

مولانا مرغوب الرحمٰن
مہتمم

مولانا معراج الحق
صدر مدرسین

وجملہ اراکین
مجلس شوریٰ

دارالعلوم دیوبند